عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۱۷ تا ۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۸ تا ۲۴ اگست ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۱۳

Email: webmaster@khatme-nubuwwat.org

پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی قراردادیں

قیام امن میں حدود تعزیرات کا کردار

قادیانی امت کا گھناؤنا کردار

حقائق کے آئینے میں

دہشت گردی کے اڈے

دینی مدارس یا این جی اوز کے دفاتر، سیکولر تعلیمی ادارے

گستاخ رسول ﷺ یوسف کذاب کو سزائے موت

قیمت: ۵ روپے

غیر مقلد کے پیچھے نماز پڑھنا:

س..... مقلد کی غیر مقلد کے پیچھے اقتدا ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو کیا پھر رفع یدین بھی کرنا ہوگا یا نہیں؟

ج..... غیر مقلد اگر خوش عقیدہ ہو یعنی ائمہ اسلاف کو برا بھلا نہ کہتا ہو اور مسائل میں مقتدیوں کے مذہب کی رعایت کرتا ہوں تو نماز اس کے پیچھے جائز ہے رفع یدین میں مقلد اپنے امام کے مسلک کے مطابق عمل کرے۔

گناہوں سے توبہ کرنے والے کی امامت:

س..... عبداللہ ماضی میں کبیرہ گناہوں کا مرتکب رہا اب توبہ کر کے نمازی بن گیا ہے نماز کے مسائل بھی سیکھے ہیں، تبلیغی جماعت میں وقت بھی لگایا ہے، لوگ اس کے ماضی کو نہیں جانتے، اس کو نیک سمجھتے ہیں اگر لوگ فرض نماز کی امامت کے لئے اس کو کہیں تو کیا وہ امامت کرا دیا کرے یا نہیں؟

ج..... توبہ کے بعد وہ امامت کرا سکتا ہے، کیونکہ توبہ کی صورت میں پچھلے تمام گناہ ایسے معاف ہو جاتے ہیں جیسے کئے ہی نہیں گئے تھے۔

میت کو غسل دینے والے کی اقتدا:

س..... غاسل المیت کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے جو کہ احکامات شریعت کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے؟

ج..... میت کو غسل دینا تو عبادت ہے اگر اور کوئی وجہ نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز بلاشبہ جائز ہے۔

نابینا عالم کی اقتدا میں نماز صحیح ہے:

س..... آنکھوں سے معذور (اندھے) امام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، حالانکہ ہمارے امام صاحب ایک بڑے عالم ہیں لیکن آنکھوں سے معذور ہیں، تو کیا میں ان کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہوں اگر نہیں تو کیا صرف جمعہ کی نماز پڑھ سکتا ہوں؟

ج..... نابینا امام کے پیچھے نماز اس صورت میں مکروہ ہے جبکہ وہ پاکی، پلیدی میں احتیاط نہ کر سکتا ہو ورنہ بلا کراہت صحیح ہے۔ جمعہ کا اور پنجگانہ نمازوں کا ایک ہی حکم ہے۔

معذور امام کی اقتدا کرنا:

س..... اگر کوئی امام صاحب عمر کے تقاضے کی وجہ سے بوجہ مجبوری (معذوری) دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں سیدھا نہیں بیٹھ سکتے جس میں ترک وجوب لازم آتا ہو۔ نیز قعدہ میں اسی عذر کی بنا پر اپنے دونوں پیروں کو بٹھا کر بیٹھ جاتے ہوں تو ان کے پیچھے اقتدا کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟ کیا دوسرے قابل عالم اور قاری کے ہوتے ہوئے ان کی اقتدا صحیح ہوگی؟ جبکہ مذکورہ امام صاحب عرصہ ۲۵/۳۰ سال سے کسی مسجد امام ہوں۔ مقتدیوں کی بڑی تعداد امام صاحب کے پرانے ہونے کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز ادا کرنے میں کوئی اعتراض نہیں کرتی۔ ماسوائے چند اہل علم حضرات کے، کیا اس صورتحال کی ذمہ داری مسجد کی انتظامیہ پر بھی عائد ہوتی ہے؟

ج..... جبکہ وہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھ نہیں سکتے، ان کے بجائے کسی اور کو امام مقرر کرنا ضروری ہے۔ ورنہ سب کی نمازیں غارت ہوں گی۔ امام صاحب اگر پرانے ہیں تو اہل محلہ کو چاہئے کہ ان کی خدمت واعانت کرتے رہیں۔

مسافر امام کی اقتدا:

س..... نماز قصر کس طرح پڑھی جاتی ہے؟ چند دن پہلے ایک صاحب ہمارے پاس ایک رات کے لئے آئے عشا کی نماز میں ہم نے انہیں امام بنایا کہ آپ ہمارے امام ہیں۔ سو انہوں نے نماز پڑھانے سے پہلے مطلع کیا کہ چونکہ میں مسافر ہوں اس لئے دو رکعات فرض پڑھوں گا اور آپ کو بھی پڑھاؤں گا باقی کی دو رکعات بجائے آپ سلام پھیرنے کے مزید آگے بذات خود پڑھیں، اس کے بعد امام صاحب نے باقی سنتیں، وتر، نفل، پورے پڑھے۔ جاننا یہ چاہتا ہوں کہ کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

ج..... امام اگر مسافر ہو تو وہ نماز قصر پڑھے گا اور اس کے پیچھے جو لوگ مقیم ہیں وہ اپنی باقی دو رکعتیں پوری کرلیں گے ان صاحب نے صحیح مسئلہ بتایا اور اگر امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر ہو تو وہ امام کے ساتھ پوری نماز پڑھے گا، لیکن چار رکعت قضا والی نماز میں مسافر کا مقیم کی اقتدا کرنا صحیح نہیں۔

غیر شادی شدہ امام کی اقتدا:

س..... غیر شادی شدہ کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو وہ کس صورت میں اور اگر نہیں درست تو کس صورت میں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر شادی شدہ کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی اور ایسے کو امام مقرر کرنا درست نہیں؟

ج..... غیر شادی شدہ اگر نیک پارسا ہے تو نماز اس کے پیچھے صحیح ہے، اور اس کو امام مقرر کرنا بھی صحیح ہے۔

حجام کی امامت کہاں تک درست ہے:

س..... ایک آدمی حجام کا کاروبار کرتا ہے وہ آدمی نماز کی نیت کرتا ہے مسجد میں جاتا ہے، اتفاق سے پیش امام نہیں آتا ہے اور مقتدیوں کے کہنے سے وہ نماز پڑھاتا ہے۔ کیا اس کے پیچھے نماز جائز ہے؟

ج..... اگر وہ شرع کا پابند ہے، قرآن کریم پڑھنا جانتا ہے اور نماز کے مسائل سے واقف ہے تو اس کی امامت صحیح ہے۔ کسی حلال پیشے کو ذلیل سمجھنا جاہلی تکبر ہے۔ اسلام اس کی تعلیم نہیں دیتا۔ البتہ اگر وہ لوگوں کی داڑھیاں مونڈتا ہے یا خلاف شرع بال بناتا ہے تو وہ فاسق ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

http://www.Khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۹ ۱۷ تا ۲۳ جمادی الاول ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۸ تا ۲۴ اگست ۲۰۰۰ء شمارہ ۱۳

بانیان

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ
شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا، اشتہارات: جمال عبدالناصر شاہ
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو راجپوت
ٹائٹل، تزئین: محمد ارشد خرم، کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرونی ممالک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۷۰ ڈالر
زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۵۹۸۸
کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اس شمارے میں

اداریہ: یوسف کذاب کو سزائے موت ...... قابل تحسین فیصلہ ...... (اداریہ) 4
گستاخ رسول یوسف کذاب کو سزائے موت ...... (مولانا نذیر احمد تونسوی) 8
پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم، برطانیہ تحقیقی جائزہ ...... (مفتی محمد جمیل خان) 13
پندرھویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی قراردادیں 17
قادیانی امت کا گھناؤنا کردار حقائق کے آئینے میں ...... (جناب راؤ شمشیر علی خان) 19
دہشت گردی کے اڈے دینی مدارس یا ...... (جناب عطاء اللہ صدیقی) 21
قیام امن میں حدود وتعزیرات کا کردار ...... (پروفیسر اعجاز فاروق اکرم) 24

دفتر لندن
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر عزیز الرحمن جالندھری، طابع سید شاہد حسن، مطبع: القادر پرنٹنگ پریس، مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

(اداریہ) بسم اللہ الرحمن الرحیم

گستاخ رسول یوسف کذاب کو سزائے موت...... قابل تحسین فیصلہ

چند سال قبل لاہور کے یوسف علی عرف یوسف کذاب نامی ایک بدبخت نے مرزا غلام احمد قادیانی کی طرز پر نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا اور اپنے پیروکاروں کو صحابہ اور اپنے اہل خانہ کو اہل بیت کہنے لگا۔ اعلیٰ طبقہ اور بڑے گھرانوں کے افراد کو اپنے جال میں پھنسا کر انہیں دیدار نبوت کی آڑ میں لوٹنا شروع کر دیا، ان لوگوں سے لاکھوں روپے بٹورے، سینکڑوں گھرانوں کو گمراہ کر کے جہاں انہیں دولت ایمانی سے محروم کیا وہاں تقدس کی آڑ میں ان کی عزتیں برباد کیں۔ چنانچہ آڈیو، ویڈیو کیسٹ اور اس کی خفیہ ڈائری منظر عام پر آئی اور اس کے کفریہ عقائد و عزائم لوگوں پر واضح ہوئے تو ہر طرف سے اس گستاخ رسول کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہوئی۔ مسلمانان پاکستان نے اسے عبرت ناک سزا دینے کا پرزور مطالبہ کیا اور سینکڑوں غیور مسلمان اسے جہنم رسید کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ ان حالات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس گستاخ رسول کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا فیصلہ کرتے ہوئے اس کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے مدعی کی حیثیت سے دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت مقامی تھانہ ملت پارک لاہور میں ایف آئی آر درج کرائی۔ چنانچہ کیس مختلف مراحل سے گزرتا ہوا ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں محمد جہانگیر پرویز کی عدالت میں آیا۔ انہوں نے طرفین کے دلائل سنے۔ یہ کیس تقریباً تین سال چار ماہ چھ دن مختلف عدالتوں میں زیر سماعت رہا۔ بالآخر جسٹس میاں محمد جہانگیر پرویز نے قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مورخہ ۵ / اگست ۲۰۰۰ء کو ملزم کو گستاخ رسول قرار دیتے ہوئے سزائے موت اور دیگر مختلف دفعات کے تحت ۳۵ سال قید بامشقت اور دو لاکھ روپے جرمانے کی سزا کا حکم سنایا۔ اس فیصلے سے مسلمانان پاکستان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انشاء اللہ اس فیصلے کے دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔ اس فیصلے سے دین دشمن افراد کا یہ پروپیگنڈہ بھی دم توڑ جائے گا کہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کا قانون صرف اقلیتوں کو پریشان کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ مذکورہ جج صاحب، کیس کے مدعی، مسلم وکلاء اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ یہ سب مبارکباد کے مستحق ہیں جن کی مساعی جمیلہ سے اس گستاخ رسول کو سزائے موت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائیں اور ان کے اس عمل کو شفاعتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذریعہ بنائیں۔

قادیانی لیڈر مرزا طاہر کے بلند بانگ دعوے اور حقیقتِ حال

قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد نے اپنے تین روزہ سالانہ لندن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کے سو سال قبل کے الہامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ان کے الہامات کو روز روشن کی طرح پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ قادیانی لیڈر مرزا طاہر کا یہ دعویٰ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے کیونکہ جب ہم مرزا قادیانی کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس کی پوری زندگی جھوٹ و فراڈ اور دجل و فریب سے بھری ہوئی نظر آتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ فرمایا کرتے تھے کہ: "اللہ

ختم نبوۃ

تعالیٰ کی عجیب شان ہے۔ مرزا قادیانی نے جو بات کی اللہ تعالیٰ نے اسی بات میں اس کو جھوٹا ثابت کر کے نشان عبرت بنادیا۔ ''مرزا قادیانی کے چند جھوٹے الہامات بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں :

۱ :..... مرزا قادیانی کا الہام ہے کہ : ''ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔'' (تذکرہ ص ۵۹۱) ساری دنیا جانتی ہے کہ مکہ اور مدینہ میں موت تو کجا مرزا قادیانی کو وہاں کی ہوا بھی نہیں لگی، لاہور میں مرا اور قادیان میں دفن ہوا۔ روز روشن کی طرح اس کا یہ الہام جھوٹا ثابت ہوا۔

۲ :..... مرزا غلام احمد نے محمدی بیگم کو منکوحہ آسمانی قرار دیا اور کہا کہ ضرور یہ عورت میرے نکاح میں آئے گی۔ لالچ، دھمکی اور ہر قسم کے حربے استعمال کئے لیکن محمدی بیگم مرزا کے نکاح میں نہ آئی۔

۳ :..... میاں منظور محمد کے گھر میں نو نام والے لڑکے کی پیدائش کا الہام ہوا لیکن مرزائی دنیا آج تک ثابت نہیں کر سکتی کہ وہ نو نام والا لڑکا کیوں پیدا نہیں ہوا۔

۴ :..... عبداللہ آتھم نامی عیسائی پادری کے متعلق کہا کہ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ ۵ / جون سے بسزائے موت ہاویہ میں پڑے گا۔ (جنگ مقدس ص ۲۹۳) ساری دنیا کو معلوم ہے کہ عبداللہ آتھم اس عرصہ میں نہیں مرا اور عیسائیوں نے مرزا قادیانی کی مقرر کردہ میعاد کے بعد عبداللہ آتھم کو ہار پہنا کر اس کا جلوس نکالا۔

۵ :..... ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کے متعلق مرزا قادیانی نے الہام میں کہا کہ مجھے خدا نے خبر دی ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کو خدا ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ (چشمہ معرفت ص ۳۲۲) مرزا قادیانی ڈاکٹر عبدالحکیم سے بہت پہلے مرا اور ڈاکٹر عبدالحکیم مرزا قادیانی کے بعد برسوں تک زندہ رہا۔

۶ :..... قادیان میں اور مرزا قادیانی کے گھر میں طاعون نہ آنے اور مرزائیوں کے طاعون سے نہ مرنے کے الہامات کے متعلق ساری دنیا جانتی ہے کہ یہ بات جھوٹی نکلی جبکہ طاعون قادیان میں بھی آیا اور مرزا قادیانی کے گھر میں بھی آیا۔

۷ :..... مولانا ثناء اللہ امرتسری کے متعلق مرزا قادیانی کا الہام کہ مولانا مجھ سے پہلے مریں گے اس سلسلے میں خدا نے سچا فیصلہ فرمایا کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری، مرزا قادیانی کے مرنے کے تقریباً چالیس سال بعد تک زندہ رہے۔

۸ :..... تیری عمر اسی برس ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ۔ (تذکرہ ص ۶۵۳) مرزا قادیانی کا یہ الہام جھوٹا ثابت ہوا کیونکہ اس کی عمر اڑسٹھ یا انہتر سال تھی۔

۹ :..... مولانا عبدالحق غزنوی کے متعلق مرزا قادیانی کا مباہلے والا الہام جھوٹا ثابت ہوا جس کے مطابق مرزا قادیانی ان کی زندگی میں ہلاک ہوا اور موصوف اس کے مرنے کے ساڑھے سترہ برس بعد تک زندہ رہے۔

خدا تعالیٰ صاف فرماتا ہے ''ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب'' سوچ کر دیکھو اس کے یہی معنی ہیں کہ جو شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہو اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔ (آئینہ کمالات صفحہ ۳۲۲، ۳۲۳)

مرزا طاہر صاحب یہ چند الہامات کے نمونہ ملاحظہ فرمائیں اور دیکھ لیں کہ خود مرزا کی زندگی میں مرزا کے الہامات کا کیا حشر ہوا اور کس طرح مرزا غلام احمد قادیانی ذلیل ہوتا رہا۔ اگلے مرحلے میں اس کی موت کا منظر ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ مرزا ذلیل ہو کر مرا یا اس کے دشمن ذلیل ہوئے؟ اس کے کسی دشمن نے پیش گوئی نہیں کی تھی بلکہ خود مرزا نے اپنے تمام مخالفین کو چیلنج دیا کہ جو باطل پر ہوگا وہ ذلیل ہو کر دوسرے کی زندگی میں مرے گا۔ مولانا عبدالحق، مولانا ثناء اللہ امرتسری، عبدالحکیم پٹیالوی کی زندگی میں مرزا قادیانی وبائی ہیضہ میں مبتلا ہو کر اپنی گندگی میں لتھڑے ہوئے اس دنیا سے ذلیل و خوار ہو کر واصل جہنم ہوا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو اللہ تعالیٰ نے عزت کی زندگی اور عزت کی موت عطا فرمائی۔

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ایک اور کامیابی

گستاخ رسول ﷺ یوسف کذاب کو سزائے موت

کذاب یوسف کو ۳۵ سال قید بامشقت کے بعد پھانسی ہو گی، دو لاکھ جرمانہ، مجرم نے خود کو نبی پاک کا تسلسل، اہل خانہ کو اہل بیت، ساتھیوں کو اصحابؓ سے تشبیہ دینے، عورتوں کو ورغلانے، عوامی جذبات مشتعل کرنے، جائیدادیں ہتھیانے، دھوکہ کرنے پر سزائیں دی گئیں، سات مختلف دفعات کے تحت سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی، مجرم کو دفعہ ۳۸۲ بی کا فائدہ بھی نہیں ملے گا، فیصلہ تین سال چار ماہ اور چھ دن کے بعد دیا گیا۔

(لاہور) ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج میاں محمد جہانگری پرویز نے نبوت کے جھوٹے دعویدار گستاخ رسول ابوالحسنین یوسف علی کذاب کو توہین رسالت کے جرم میں سزائے موت اور مجموعی طور پر ۳۵ سال قید بامشقت اور دو لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے اور عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں مزید ایک سال دس ماہ کی قید بھگتنا ہوگی، استغاثہ کے مطابق مجرم یوسف کذاب نے مورخہ ۲۸/ فروری ۱۹۹۷ء کو مسجد بیت الرضا یتیم خانہ میں خطبہ جمعہ کے دوران پہلے اپنے آپ کو انسان کامل، پھر امام وقت، اس کے بعد خود کو نعوذباللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلسل اور اپنے اہل خانہ کو اہل بیت اور اپنے معتقدین کو اصحاب رسولؐ سے تشبیہ دی۔

شادی شدہ اور کنواری لڑکیوں کو ورغلا کر ان سے بدکاری کی کوشش کی اور اپنے گمراہ معتقدین سے نذرانے کے طور پر لاکھوں روپے وصول کئے، بعض لوگوں کو دھوکہ دے کر لاکھوں روپے بٹور کر ان کی جائیدادیں اپنی بیوی کے نام منتقل کروالیں، مجرم کو ۳ سال، چار ماہ اور چھ دن کی سماعت کے بعد فاضل عدالت نے توہین رسالت کے جرم دفعہ ۲۹۵-سی کے تحت سزائے موت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی پر مزید چھ ماہ قید، لوگوں کے مذہبی عقائد کو ٹھیس پہنچانے کے جرم میں دفعہ ۲۹۵-اے کے تحت دس سال قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی پر مزید چھ ماہ قید کی سزا سنائی گئی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں گستاخی اور توہین کے جرم میں دفعہ ۲۹۸ کے تحت ایک سال قید اور دس ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی پر مزید ایک سال قید، اپنے عزیز و اقارب کو اہل بیت اور صحابہ کرامؓ سے تشبیہ دینے کے جرم میں دفعہ ۲۹۸ کے تحت تین سال قید اور تیس ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی پر مزید دو ماہ قید، عوام کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے جرم میں دفعہ ۵۰۵(۲) کے تحت سات سال قید، اور تیس ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی پر مزید تین ماہ قید لوگوں کو دھوکہ دینے اور جعل سازی کے جرم دفعہ ۴۲۰ کے تحت سات سال قید اور تیس ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی پر مزید دو ماہ قید، مجرمانہ نیت سے کسی کو دھوکہ دینے کے جرم دفعہ ۴۰۶ کے تحت سات سال قید اور تیس ہزار روپے جرمانہ، عدم ادائیگی پر مزید دو ماہ قید کا حکم سنایا ہے۔

فاضل عدالت نے اپنے فیصلے میں واضح کیا ہے کہ مجرم کو دی گئی سات مختلف دفعات کے تحت سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہوں گی، اور مجرم تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۳۸۲-بی کا فائدہ بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔

مقدمہ میں کیس کے مدعی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی تھے استغاثہ کی طرف سے محمد اسمٰعیل قریشی، غلام مصطفیٰ چوہدری، اسلم اویس، سردار احمد خان، محمد یعقوب قریشی، ایم اے حمید اعوان، اقبال چیمہ اور میاں صابر علی نشتر ایڈووکیٹس جبکہ مجرم یوسف کذاب کی طرف سے رخسانہ لون، سلیم اے رحمٰن اور صفدر چوہدری پیش ہوتے رہے۔ (روزنامہ "خبریں" کراچی ۹/ اگست ۲۰۰۰ء بروز اتوار)

یوسف کذاب یکم اگست ۱۹۴۹ء فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالہ کے ایک شخص وزیر علی کے گھر پیدا ہوا، اس کے دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں، یوسف کذاب اپنے بہن، بھائیوں میں سب سے بڑا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم اے اسلامیات کیا، پاکستان آرمی میں شمولیت اختیار کی۔ ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں حصہ لیا بعد ازاں کیپٹن کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ تقریباً پندرہ سال قبل اس کے ایک بھائی ناصر، نصر اللہ وحید نے سعودی عرب میں کوئی زہریلی چیز کھا کر خودکشی کر لی تھی۔ اس کی خودکشی کا سبب بھی یوسف کذاب کی حرکات بتائی جاتی ہیں۔ یہ شخص سعودی عرب بھی مقیم رہا اور ایران بھی گیا۔ یوسف کذاب کی شادی طیبہ نامی ایک خاتون سے ہوئی جو گلبرگ

ختم نبوۃ

گرلز کالج لاہور میں لیکچرار تھی۔ اس کی ایک بیٹی فاطمہ نامی ڈاکٹر ہے، جبکہ ایک بیٹا حسنین انجینئرنگ یونیورسٹی کا طالب علم اور دوسرا ایم اے کا طالب علم تھا، کئی سال تک یوسف کذاب جدہ میں مقیم رہا، اور اس دوران ترکی کے کسی ادارے کا ملازم رہا، بظاہر کوئی ڈیوٹی نہیں تھی، ہر ماہ تنخواہ مل جاتی تھی۔

یورپ، مڈل ایسٹ، امریکہ کینیڈا، سمیت دنیا کے چند ایک ممالک میں علوم اسلام کے مبلغ کے طور پر مختلف فورمز میں شمولیت کی، شعبہ ہائے زندگی کے مختلف پہلوؤں پر چند ایک آرٹیکلز، کتابچے تحریر کئے۔

۱۹۸۸ء کے آخری ایام میں یوسف کذاب پاکستان آگیا، اور گلبرگ کے ایک سرکاری مکان میں اس نے درس قرآن کی آڑ میں لوگوں کو گمراہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور بعض اخبارات و رسائل کو مختلف دینی موضوعات پر مضمون لکھ کر بھیجنا شروع کئے، پہلے یوسف علی کے نام سے لکھتا رہا، پھر اس نے اپنا تخلص ابوالحسنین رکھ لیا۔ ۱۹۹۲ء میں اس نے لاہور کے ایک مشہور روزنامے میں "تعمیر ملت" کے نام سے دینی کالم لکھنا شروع کیا، اس کالم میں اکثر اوقات یہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مختلف طریقوں سے بیان کرتا اور کچھ اس انداز سے تحریر کرتا کہ پڑھنے والے کو تشنگی رہ جاتی اور وہ مزید وضاحت مانگتا، اسی وضاحت کے چکر میں بعض لوگ، یوسف کذاب سے رابطہ کرتے تو وہ انہیں اپنے گھر آنے کی دعوت دیتا کہ وہاں آئیں اور آکر دین سیکھیں، یوسف کذاب اپنی مجلسوں میں واشگاف الفاظ میں پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علما کرام پر کڑی تنقید کرتا اور ان کی شان میں گستاخی کرتا، انہیں جاہل، کم علم اور دین کے دشمن قرار دیتا، واضح طور پر کہتا کہ پاکستان میں اس وقت کوئی ایسا شخص موجود نہیں ہے جو قرآن مجید کو سمجھ سکا ہو، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو جان سکا ہو، سوائے میرے۔

پھر یوسف کذاب نے شادمان کی مسجد میں خطبہ جمعہ دینا شروع کردیا، مگر وہاں بھی بعض اوقات ذو معنی قابل اعتراض جملے اپنی تقریر کے دوران ادا کردیتا۔ جس پر اسے شادمان کی مسجد سے ہٹادیا گیا، پھر اس نے ملتان روڈ (لاہور) کی مسجد بیت الرضا کا انتخاب کیا اور ڈیفنس میں کوٹھی خرید کر شفٹ ہوگیا۔ اس مسجد کے ملحقہ دربار کے گدی نشین سید محمد یوسف رضا اس کو جمعہ کی نماز کے لئے بلاتے، نماز جمعہ کے بعد اس نے اسی جگہ محفل لگانا شروع کردی، جس میں دین اسلام سے ناواقف اور اسلامی احکامات سے نابلد بڑے بڑے افسر اور مشہور تاجر اپنی بیگمات اور بہو، بیٹیوں سمیت اس کی مجلس میں شریک ہونے لگے۔ یہ مکار شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے کرتے لوگوں کو بشارت دیتا کہ آپ اس وقت تک نہیں مریں گے جب تک آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باقاعدہ ملاقات نہیں کرلیں گے۔ جاہل لوگ یہ سن کر اور بھی خوش ہوجاتے اور اس مکار کے جال میں پھنس جاتے، پھر یہ مختلف لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق مختلف قسم کے مطالبات کرتا، پھر حاضرین میں سے جو دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے زیادہ جذباتی ہوکر اظہار کرتا، اسے پہلے درود شریف پڑھنے پر لگادیا جاتا اور پھر پیغام دیا جاتا کہ فلاں تاریخ کو اتنے بجے تمہاری حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا وقت طے ہوگیا ہے، اب سے رہنا درود شریف پڑھنا، گستاخانہ بات زبان پر مت لانا، ذہن سے ہر قسم کے وسوسے نکال دینا، ملاقات کے بعد حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضوں کو پورا کرنا، ملاقات کے لئے یہ مکار تین شرطیں رکھتا اور کہتا کہ صرف تین قسم کے لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرسکتے ہیں:

(۱) شیر خوار بچے کی طرح پاک شخص،

(۲) مجذوب جسے دنیا و مافیہا کی خبر نہ ہو،

(۳) ایسا شخص جو حضور اکرم ﷺ کے نام پر تن، من، دھن قربان کردے۔

تمام لوگ تیسری شرط پر ہی پورے اترتے کیونکہ پہلی دو شرطوں پر پورا اترنا ان کے بس میں نہیں تھا، پھر یہ لوگوں سے مختلف قسم کے مطالبات کرتا اور کہتا کہ یہ آپ کا ٹیسٹ ہے، کسی سے گاڑی مانگ لیتا اور کسی سے اس کے گھر کی رجسٹری، کسی سے لاکھوں روپے مانگتا، کسی کے سامنے یہ شرط رکھی جاتی کہ تمہیں اپنی بیوی کو طلاق دینا ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے لالچ میں سادہ لوح لوگ اس مکار و عیار اور بے غیرت کے سامنے اپنا سب کچھ قربان کرتے رہے۔ جب یہ لعنتی دیکھ لیتا کہ لوہا گرم ہے تو اچانک اسے علیحدگی میں کمرے میں لے جاکر کہتا آنکھیں بند کرو، اور پھر خود ہی کہنا شروع کردیتا: "انا محمد" آنکھیں کھولو میں ہی محمد ہوں (نعوذباللہ) سننے والا ہکا بکا رہ جاتا کوئی خاموشی سے واپس چلا آتا، کوئی علما کرام سے رجوع کرکے فتویٰ لینا شروع کردیتا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوبارہ آمد ہوسکتی ہے؟ اس طرح دیدار نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شوق میں اس کے جال میں پھنسنے والے لوگ آہستہ آہستہ اس سے لوٹتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں اس کذاب و دجال کو اور لوگوں کی عزتوں سے کھیلنے والے بدکردار شخص کو گستاخی رسول کے جرم میں ایسی رسوائی دی کہ خیبر سے کراچی تک یوسف کذاب

کا نام نفرت کی علامت بن گیا اور ہزاروں لوگ اسے جہنم رسید کرنے کے لئے تیار ہوگئے۔ یوسف کذاب کے حواری اس کو بین الاقوامی سطح کا مسلم اسکالر اور مبلغ اسلام کے طور پر پیش کرتے ہیں او آئی سی مجلس شوریٰ اور ورلڈ اسمبلی سے اس کی وابستگی کو بھی بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ سابق فوجی ہونے کی وجہ سے فوج میں اس کے اثر و نفوذ کو بھی خوب اچھالتے ہیں، جو سب مبالغہ آمیزی ہے، حقیقت اس کے برعکس ہے، جہاں تک اس کے مذہبی اسکالر ہونے کا تعلق ہے، اس کا کوئی علمی کام نہیں ہے، جس کی بنا پر اسے اسکالر کہا جاسکے۔ اس سلسلہ میں اس کی جن دو کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے وہ دونوں پمفلٹ ہیں (تعلق) ۳۸ صفحے کا پمفلٹ ہے اگر ٹائٹل اور تقریظ وغیرہ کے ۱۲ صفحات نکال دیں تو کتاب کا اصل متن عام سائز کے ۲۶ صفحات ہیں۔ یہی حال دوسری کتاب کا ہے۔ یہ ہے یوسف کذاب کی کل علمی پونجی جس کی بنیاد پر اس نے اور اس کے پیروکاروں نے بین الاقوامی سطح کے اسکالر ہونے کی عمارت استوار کر رکھی ہے اور رہی ورلڈ اسمبلی، تو یوسف کذاب خود تسلیم کرچکا ہے کہ یہ محض کاغذی تنظیم ہے، وہ خود ہی اس کا صدر اور ڈائریکٹر جنرل ہے، اور اس کا گھر ہی اس کا دفتر ہے، اس کے علاوہ اس کا نہ کوئی عہدیدار ہے اور نہ کہیں دفتر ہے، او آئی سی میں اس کی سفارت کاری کی صورت اس سے بھی زیادہ بھیانک ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انگریزی نبی مرزا غلام احمد قادیانی اور یوسف کذاب دونوں کے عقائد و نظریات اور طریقہ واردات میں مکمل مماثلت پائی جاتی ہے۔ مرزا قادیانی بھی بتدریج اپنے مصلح، مجدد، مہدی موعود، مسیح موعود، ظلی نبی، بروزی نبی، اور آخرکار مکمل نبی کا مدعی بن کر مسلمانوں کو گمراہ کرتا رہا۔ اور یہی حال یوسف کذاب کا ہے، اس نے بھی ابتدا میں خود کو صرف مرشد، اسکالر اور مبلغ اسلام کے طور پر پیش کیا بعد میں مرشد کامل، مرد کامل، امام وقت، نائب خدا اور سول، اور انسان کامل کا پرتو ہونے کے دعوے کئے اور آخر کار خود کو محمد قرار دے دیا۔ چنانچہ اس ملعون کی ڈائری کا ایک اقتباس درج ذیل ہے جس میں یہ کذاب خود کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلسل قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"محمد ہمیشہ جسمانی طور پر موجود رہے ہیں، اپنے جسمانی وجود کی ظاہری وفات کے بعد وہ واپس محمد مصطفیٰ کے حقیقی جسم میں چلے گئے، اس طرح نور اپنی اصل کی طرف لوٹ گیا۔ اس کے فوراً بعد وراء الورا محمد جسمانی محمد کا نور سب سے چیدہ شخص پر نازل ہوتا ہے جو اپنے وقت کا نبی، رسول، مرد کامل ہوتا ہے۔ یوں محمد کی آئندہ شکل سابقہ شکل سے ظاہری اور حقیقی طور پر مماثل بلکہ شاندار ہوتی ہے اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ محمد جسمانی طور پر اب تک زندہ ہیں ان کی پہلی شکل آدم تھے اور موجودہ شکل محمد یوسف علی ہے۔" (نعوذ باللہ)

یوسف کذاب کی ڈائری دراصل اس کے کفریہ عقائد کی خفیہ بیاض ہے، جس کے منظر عام پر آنے سے اس کے کفریہ فلسفہ کا سارا طلسم ٹوٹ گیا ہے، اور اس کے عقائد و نظریات کی کھوکھلی عمارت نیست و نابود ہوگئی ہے۔ اصل ڈائری انگریزی میں ہے، یہ ڈائری (بیاض) تمہید اور چار حصوں پر مشتمل ہے۔ تمہید کا عنوان حقیقت ہے، یہی ڈائری یا بیاض کا عنوان ہے اور چار حصے (اللہ، محمد، رسول یا مرد کامل) انسان کے بارے میں ہیں۔ یہ ڈائری یوسف کذاب کے فلسفہ اور عقائد و نظریات کا نچوڑ ہے جس کے مطالعہ سے اس کے کفریہ عقائد کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔ جس میں اس نے جابجا دجل و فریب سے کام لیتے ہوئے، قرآن مجید کی تحریف کی ہے، اور قرآنی آیات کے حوالے دے کر اپنے کفریہ نظریات کا پرچار کیا ہے۔

یوسف کذاب کا ایک مرشد بتایا جاتا ہے، جس کا نام عبدالوحید میر ساجد ہے۔ یہ شخص بھی یوسف کذاب کی طرح گمراہ ہے، بانگِ قلندری اس کی ایک کتاب ہے، جو کفریات سے بھری ہوئی ہے۔ مذکورہ کتاب کے پیش لفظ میں یوسف کذاب لکھتا ہے:

"حضرت عبدالوحید عشق ہی عشق ہیں، کائنات کے جتنے بھی ٹائٹل انسانوں نے استعمال کئے ہیں وہ ان کی ذات کی تحدید کریں کی توضیح نہیں۔ الحمدللہ یہ مرد قلندر ہمارے خاص الخاص دوست ہیں، اور ایسے دوست جن پر کائناتیں قربان کی جاسکتی ہیں، ہمارے سامنے ان کی لازوال محبت اور عشق کی شدت نے ایک اعلیٰ افسر اور ماڈرن تعلیم یافتہ نوجوان کو انسان کامل کا پرتو (انسان) فرد وحید، مرد کامل، صاحب وقت، اور محبوب بنا دیا ہوا ہے۔ انسان ہونا سب سے اعلیٰ مقام ہے، حضرت وحید ایک انسان ہیں، ذات بھی ہیں اور ذات ساز بھی اور ان سب عطاؤں کے باوجود زیر نقاب بھی اور اپنا سب کچھ اپنے محبوب کو عطا کرکے محبوب کے ذریعے کار نبوت و رسالت، جاری رکھے ہوئے ہیں، ان کے محبوب انہیں دیکھ کر فرماتے ہیں۔

آؤ قربت کے چند لمحوں کو عشق ہی عشق ہم بھی کر جائیں
کل وحدت میں پیش کرتا ہوں آپ مجھ پر درود پڑھ جائیں"

یوسف کذاب کے اس اقتباس کے سارے مفہوم اظہر من الشمس ہیں، یوسف کذاب کو

ختم نبوۃ

المحبوب الوحید کا لقب جس مرشد کی طرف سے دیا گیا ہے وہ یہی عبدالوحید ہے اور انسان جب انسان لکھا جاتا ہے تو انسان کامل مراد ہوتا ہے۔ یوسف کذاب نے اس تحریر میں جہاں خود کو انسان کامل کا پرتو، مرد کامل، صاحب وقت اور محبوب وغیرہ قرار دیا ہے، وہاں اپنے گرو عبدالوحید کو ذات قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

"ذات بھی ہیں اور ذات ساز بھی ہیں اور سب عطاؤں کے باوجود زیر نقاب بھی۔"

اور آخر پر جو شعر ہے اس کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے۔

یہ شعر عبدالوحید میر ساجد کا ہے اور بانگ قلندری میں موجود یوسف کذاب کے اس گرو عبدالوحید میر ساجد کی کتاب "بانگ قلندری" کفریہ عقائد سے بھری پڑی ہے، اور کتاب کا ماحصل یہی ہے کہ پروردگار ہستی نے عبدالوحید میں حلول کیا ہوا ہے، اور خدا نے خود کو عبدالوحید میں سما دیا ہے، چنانچہ اسی کتاب میں ایک جگہ عبدالوحید کا یہ شعر درج ہے:

میرے ہر سمت تیرا روپ ہے
تیرا روپ جیسے کہ دھوپ ہے
میں تیرے حضور جھکا رہا
تو نے مجھ میں خود کو سما دیا

اسی بنا پر یوسف کذاب اس کتاب کے پیش لفظ میں لکھتا ہے کہ حضرت وحید ذات بھی ہیں اور ذات ساز بھی ہیں۔ اور اس کلام اور صاحب کلام کے بارے میں یوسف کذاب لکھتا ہے:

"یہ کلام ایک زندہ ہستی کا کلام ہے اس کلام کو زریں اوراق پر ہیرے موتیوں سے تحریر کر کے آب زمزم سے باوضو ہو کر پاک نگاہ، پاک دل اور پاک نیت سے نہایت ادب کے ساتھ پڑھنا نصیب ہو جائے تو پڑھنے والے آپ علیہ السلام کے صدقے ولی بن جائے۔"

یہ تو یوسف کذاب کے گرو عبدالوحید کی بات تھی، اب ذرا یوسف کذاب کے چیلے اس کذاب کے جانشین مسعود رضا کی تصنیف "علی نامہ" کی کفریہ عبارت ملاحظہ فرمائیں جو اس نے اپنے گرو یوسف کذاب سے منسوب کی ہے "علی نامہ" صفحہ ۲۵ پر "سر جاناں" کے عنوان سے ایک طویل نظم لکھی ہے:

سر موجودات فخر دو جہاں یوسف علی
قطب عالم، کرسی عرش و مکاں یوسف علی
ہے زلیخاں وجد میں ماہ کنعاں بے ہوش ہیں
دیکھ کر جان جہاں جان قرآں، یوسف علی
حاصل ہے خانہ مستی و ناز خستگی
اک بشر کے روپ میں رب جہاں یوسف علی

یہاں یوسف کذاب کو مقام نبوت پر ہی نہیں بلکہ مقام الوہیت پر بھی براجمان کیا ہوا ہے، یوسف کذاب کے یہی خفیہ کوڈ ہیں جن کو وہ اسرار الٰہی کہتا ہے اور جس کے تانے بانے سے اس نے اپنی شخصیت اور اپنی تنظیم کو پراسرار اور خفیہ بنایا ہوا ہے۔

یوسف کذاب کے بقول اس کے مرشد عبدالوحید نے صرف دو آدمیوں کو بیعت کیا ہے، ایک میں ہوں اور دوسرے کا مجھے بھی علم نہیں ہے۔ یوسف کذاب کے بقول جب میری عمر چالیس سال ہو گئی تو میرے مرشد نے مجھے حقیقت محمدیہ کے اظہار کی اجازت دی ہے، یوسف کذاب کی اصطلاح میں حقیقت محمدیہ کا اظہار در حقیقت نبوت کا اظہار ہے۔ جسے اس اصطلاح کے پردہ میں چھپایا ہوا ہے۔" علی نامہ" یوسف کذاب کے مرید سید مسعود رضا کی تصنیف ہے، جس کا نام اس نے یوسف کذاب کے نام پر رکھا ہے۔ مذکورہ کتاب کے پیش لفظ میں یوسف کذاب اپنے مرید (چیلے) مسعود رضا کے حوالے سے لکھتا ہے:

"انشاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ کلام اور صاحب کلام میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔"

فرق تو اب بھی دکھائی نہیں دیتا، لیکن اب اعلان رسالت کے تحت شعور کی پختگی کے لئے چالیس سالہ سند کا انتظار ہے۔ اس وقت مسعود رضا موجودہ عمر تقریباً ۲۴، ۲۵ سال ہی ہے، جس طرح یوسف کذاب کے گرو عبدالوحید نے بائیس سال کی طویل مدت میں یوسف کذاب کو اعلان نبوت کے لئے یا اپنے آلہ کار کے طور پر تیار کیا تھا۔ اسی طرح یوسف کذاب نے اپنے چیلے مسعود رضا کو دس یا بائیس سال بعد اعلان نبوت یا اپنے آلہ کار کے لئے تیار کر رہا ہے۔ اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ ملعون عبدالوحید یوسف کذاب اور مسعود رضا کا یہ خفیہ گروہ ایک لمبی اور گہری منصوبہ بندی کے تحت کام کر رہا ہے، اور اس کے پس پردہ گہری سازش کار فرما ہے۔ جسے بے نقاب کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو ان کی کفریات سے بچانا حکمرانوں کا فریضہ بنتا ہے۔

یوسف کذاب نے بانگ قلندری کے پیش لفظ میں اپنے گرو عبدالوحید کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"حضرت وحید ذات بھی ہیں اور ذات ساز بھی ہیں اور ان سب عطاؤں کے باوجود زیر نقاب بھی ہیں۔"

یہاں یوسف کذاب نے تسلیم کیا ہے کہ اس کا گرو زیر نقاب اور پردۂ اخفاء میں ہے۔ یوسف کذاب کہتا ہے کہ:

"المحبوب الوحید کا خطاب اسے اس کے

ختم نبوۃ

مرشد کی طرف سے ملا ہے، جو بقول اس کے مدینہ منورہ میں مقیم ہے۔"

یہ بات بھی بالکل غلط اور گمراہ کن ہے، جب کہ یوسف کذاب اور اس کا مرشد عبدالوحید دونوں اس وقت ڈیفنس لاہور میں رہائش پذیر تھے۔ یوسف کذاب کا یہ کہنا کہ اس کا مرشد مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہے۔ دراصل عبدالوحید جو کہ زیر زمین اور زیر نقاب ہے کے چہرہ پر ایک اور نقاب ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جنوری ۱۹۹۶ء کو لاہور کے ایک مشہور روزنامہ کے کالم "تعمیر ملت" میں یوسف کذاب اس اخفا کا فلسفہ لکھتے ہوئے تحریر کرتا ہے:

"کاملین کو اللہ تعالیٰ نے مخفی رکھا ہوا ہے، اس اخفا کا مقصد یہ ہے کہ ابلیس کا شکار، حسد میں مبتلا، اور دنیا میں گرفتار لوگ کاملین کی مخالفت کرکے تباہ نہ ہو جائیں، مرد کامل کو جب مخلوق سے ملنے کا حکم دیا جاتا ہے تو بھی وہ اپنے کمال کو چھپا کر رکھتے ہیں، پہچاننے والے انہیں پہچانتے ہیں اور صراط مستقیم حاصل کرتے ہیں، شک و اعتراض کرنے والے محروم رہتے ہیں۔"

یوسف کذاب اپنے نام نہاد سلسلہ حقیقت محمدیہ میں جب کسی کو بیعت کرتا تھا تو اس سے منجملہ دیگر باتوں کے دو باتوں کا حلف لیتا تھا کہ یہ بیعت خفیہ ہے، اس کا کسی حال میں اظہار نہیں ہوگا، اور یہ بیعت کسی حال میں ٹوٹ نہیں سکتی، اس کذاب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ ملاقات کرانے کا ڈرامہ رچا کر لاکھوں روپے سادہ لوح لوگوں سے بٹورے، اور سینکڑوں لوگوں کی عزتیں برباد کیں۔ اس بدبخت نے دجل و فریب اور مکاری سے کام لیتے ہوئے سینکڑوں گھر اجاڑ دیے۔ کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور تک اپنے مکر و فریب کا جال بچھایا ہوا تھا۔

یوسف کذاب کے چند کفریہ عقائد و دعاوی:

☆...... یوسف کذاب نے مرد کامل ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کا عقیدہ ہے کہ مرد کامل در حقیقت محمد کی شاندار شکل ہوتی ہے۔

☆...... یوسف کذاب نے امام وقت ہونے کا دعویٰ کیا اور اس کا عقیدہ ہے کہ جب اللہ اور محمد کسی فرد پر نزول کرتے ہیں وہ رسول یا امام وقت ہو جاتا ہے۔

☆...... یوسف کذاب نے انسان کامل کا پرتو ہونے کا دعویٰ کیا، اور اس کا عقیدہ ہے کہ وہ انسان کامل کا عکس ہے۔

☆...... اس کذاب نے دعویٰ کیا کہ محمد جسمانی طور پر اب تک زندہ ہیں، ان کی پہلی شکل حضرت آدم تھے، موجودہ شکل یوسف کذاب ہے۔

☆...... یوسف کذاب کا عقیدہ ہے کہ رب اس کے اندر آکر بول رہا ہے، اور یوسف کذاب کے چیلوں کا یہ عقیدہ ہے یوسف کذاب ہی رب دو جہاں ہے۔

☆...... یوسف کذاب کا یہ عقیدہ ہے محمد ہر لحاظ سے عین اللہ کی مثل ہیں اور اللہ، محمد ایک ہی ہیں۔

☆...... یوسف کذاب کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کا ایک جسم ہے۔

☆...... یوسف کذاب کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد کا نزول صرف انبیاً کے لئے مخصوص نہیں ہے یہ کہیں بھی کسی پر بھی قطع نظر مذہب نسل کے اور رنگ وغیرہ کے ہو سکتا ہے۔

☆...... یوسف کذاب کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کا ایک جسم ہے۔

☆...... یوسف کذاب کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ، محمد اور انسان کے درمیان قطعاً کوئی فرق نہیں ہے، جو اپنے آپ کو اللہ اور محمد کے علاوہ سمجھ رہا ہے وہ مشرک ہے۔

☆...... یوسف کذاب کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ خود رسول اور اس کے مصاحب صحابہ ہیں، اور اس کے اہل خانہ اہل بیت ہیں۔

☆...... یوسف کذاب کا یہ دعویٰ ہے کہ اس کی قیام گاہ غار حرا ہے۔

☆...... یوسف کذاب کا یہ عقیدہ ہے کہ مکہ اور مدینہ میں تو خاکی مکان ہیں، مکین (یوسف کذاب) تو یہاں ہے اور اس کا یہ عقیدہ ہے کہ حج اور عمرہ کے لئے وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے، یہاں کرا دیتے ہیں۔

☆...... یوسف کذاب کا یہ دعویٰ ہے کہ پاکستان کو مرد کامل (یوسف کذاب) کی سربراہی کا شرف حاصل ہونے والا ہے، اور یہ دعویٰ کہ پاکستان کی پارلیمنٹ میں فیصلے ہوا کریں گے۔

☆...... یوسف کذاب کا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن مجید کے تمام ترجمے اور تمام تفسیریں غلط ہیں۔

☆...... یوسف کذاب کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول تک پہنچنے کا فارمولا یہ ہے کہ (یوسف کذاب) کو اپنی آمدنی کا پانچواں حصہ دیں۔

☆...... یوسف کذاب کا دعویٰ ہے کہ اسے ۹۹ شادیوں کا حکم ہے، بیویاں ۱۶ سے ۲۵ سال کی ہوں گی۔

یوسف کذاب کے متعدد [illegible] دعاوی اور عقائد جو بلاشبہ کفر و الحاد کے سوا کچھ نہیں ہیں، اس بدبخت نے لبادہ نبوت میں فراڈ اور مقدس

ختم نبوۃ

ہستیوں کی آڑ میں گھناؤنے کاروبار کو جاری رکھا، اس کے عقائد و نظریات کی طرح اس کے فراڈ در فراڈ کی سیاہ وارداتوں کے بھی چشم دید گواہ موجود ہیں جو اتنے ثقہ صاحب حیثیت اور کثیر تعداد میں ہیں کہ ان کا جھٹلانا ناممکن ہے۔

اس گستاخ رسول کے کفریہ عقائد و نظریات اور اس کے کرتوت منظر عام پر آئے تو پاکستان کے تمام جید علماً کرام، اور تمام مذہبی اور دینی جماعتوں نے اسے کافر، مرتد واجب القتل قرار دے کر اس کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کیا اور قومی پریس اخبارات و رسائل نے اس کی خفیہ سرگرمیوں پر مبنی رپورٹیں شائع کیں، جس کے نتیجہ میں کراچی سے خیبر تک یوسف کذاب کے خلاف ایک نفرت کی آگ بھڑک اٹھی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کذاب کے خلاف تقریر و تحریر کے ذریعہ پرامن جدوجہد شروع کر دی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان میں اس کے کفریہ عقائد کا پردہ چاک کرتے ہوئے بروقت اہل اسلام کو اس فتنہ کی سنگینی سے آگاہ کیا۔

یوسف کذاب کے کفریہ عقائد اور اس کے پس پردہ عوامل کا جائزہ لے کر مضامین اور علماً کرام کے فتاویٰ جات شائع کئے گئے، پاکستانی پریس علماً کرام اور عوام کی مربوط جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ یوسف کذاب کے خلاف پوری مسلم برادری سراپا احتجاج بن گئی، اور ہر طرف سے ایک ہی مطالبہ تھا کہ یوسف کذاب کو توہین رسالت کے جرم میں گرفتار کر کے پھانسی دی جائے، اور اس گستاخ رسول کو نشان عبرت بنادیا جائے، تاکہ آئندہ کوئی دریدہ دہن اور بدبخت ایسی ناپاک جسارت کی جرأت نہ کرسکے۔

حکمرانوں نے حالات کی نزاکت کا اندازہ کرتے ہوئے ۲۶/مارچ ۱۹۹۷ء کو یوسف کذاب کو ۱۶ ایم پی او کے تحت نظر بند کر دیا۔

اس نظر بندی کے دوران ہی ۲۹/مارچ ۱۹۹۷ء کو یوسف کذاب کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کی درخواست پر تھانہ ملت پارک لاہور میں مقدمہ نمبر ۹۷/۷۰ درج ہوگیا، یوسف کذاب کے خلاف یہ مقدمہ توہین رسالت، مذہبی جذبات کو مجروح کرنے، شر انگیزی، دھوکہ دہی اور ملکی سالمیت کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے وغیرہ کے الزام میں درج کیا گیا۔

مورخہ ۸/اپریل ۱۹۹۷ء کو ایم پی او کی واپسی کے فوراً بعد ہی اس مقدمہ کے تحت یوسف کذاب کی باقاعدہ گرفتاری عمل میں آئی، ورنہ خدشہ تھا کہ حکومت کے ایم پی او واپس لینے کے بعد یوسف کذاب کہیں ملعون گوہر شاہی کی طرح ملک سے فرار نہ ہو جائے۔

مورخہ ۱۴/جولائی ۱۹۹۷ء کو جناب غلام مصطفیٰ شہزاد ایڈیشنل سیشن جج لاہور نے یوسف کذاب کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ یوسف کذاب نے اس فیصلے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی، ہائی کورٹ نے یہ اپیل بھی ۱۹/ستمبر ۹۷ء کو مسترد کر دی۔ یہ مقدمہ مختلف مراحل سے گزرتا ہوا سیشن جج میاں محمد جہانگیر کی عدالت میں چل رہا تھا، کیس کے مدعی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کی طرف سے جناب محمد اسمٰعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے اور ان کے ساتھ مسلم وکلاً کی ایک ٹیم اس کیس میں حصہ لے رہی تھی۔ یوسف کذاب کے کفریات و خرافات پر مبنی لٹریچر اور حیا سوز حرکات و سکنات پر مبنی آڈیو ویڈیو کیسٹیں عدالت میں پیش کیں۔ چنانچہ مذکورہ عدالت نے جرأت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس گستاخ رسول کو مذکورہ سزا دے کر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی قدر اور ترجمانی کی ہے۔ معلون یوسف کذاب کو مذکورہ سزا ہونے پر مسلمانوں میں کسی حد تک مذہبی بے چینی کا ازالہ ہوا ہے اور بڑی تعداد میں اہل اسلام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو سراہتے ہوئے مبارکباد دیں ہیں۔ اور فیصلہ سنانے والے مذکورہ جج اور مسلمان وکلاً کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے اور تادم تحریر یہ سلسلہ جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے تحفظ ناموس رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سلسلہ میں اس ادنیٰ سی کوشش و جدوجہد کو شرف قبولیت بخشے اور اس کیس میں حصہ لینے والے تمام افراد کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے اس عمل کو شفاعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور نجات اخروی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حکمران طبقہ سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ گستاخ رسول یوسف کذاب کے پیروکاروں اور چیلوں کے خلاف بھی فوری کارروائی کی جائے اور ان کی نقل و حرکت اور ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے تاکہ آئندہ کسی بدبخت کو وطن عزیز میں اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کی جرأت نہ ہو سکے۔

☆☆..........☆☆

Adarts-HRA-1/2000

ختم نبوۃ

پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

تاریخی اور تحقیقی جائزہ

درج ذیل مضمون پندرھویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کے انعقاد سے قبل حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب نے تحریر کیا تھا جس کو روزنامہ جنگ لندن نے بھی شائع کیا۔ افادیت کے پیش نظر اسے شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔ (مدیر)

۶ / اگست ۲۰۰۰ء کو برمنگھم کی مرکزی جامع مسجد میں جب ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت انگلینڈ کے دور دراز علاقوں سے جمع ہوکر عقیدہ ختم نبوت سے اپنی محبت، عقیدت اور وابستگی کا ثبوت دیں گے تو ان پر ایک سوگواری کی کیفیت طاری ہوگی۔ ان کی پرنم نگاہیں بار بار اسٹیج کی طرف اپنے محبوب قائد شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، استاد حدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، مدیر اعلیٰ اقرا روضۃ الاطفال، جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، رفیق امام اہلسنت مفتی احمد الرحمنؒ، خلیفہ ارشد شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ و عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ، شاگرد خصوصی حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، ولی کامل درویش اور امت کے محبوب کی زیارت کے لئے اٹھیں گی لیکن اسٹیج پر اس پر نور شخصیت کے مسکراہٹوں بھرے چہرہ کو نہ پاکر مایوسی سے واپس لوٹیں گی۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی مدلل تقریر کی آواز جب اس کانفرنس میں سنائی نہیں دے گی تو ان پر غم کی ایک عجیب کیفیت ہوگی۔

لندن سے لے کر گلاسگو تک لاکھوں عشاق ختم نبوت، قافلہ امیر شریعت کے ہزاروں رضاکار، قافلہ سید بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے جاں نثار پورا سال اس انتظار میں گزار دیتے تھے کہ کب جولائی کا مہینہ شروع ہوگا اور کب انگلینڈ کے مسلمانوں پر خیر و برکت کا ظہور ہوگا۔ ایک طرف امیر مرکزیہ، ولی کامل، شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب، شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، تیغ بے نیام مولانا محمد اکرم طوفانی کے ہمراہ ایک ایک مسجد میں جاکر عظمت عقیدۂ ختم نبوت کو بلند کرتے ہوئے مسلمانوں کو دعاؤں اور باطنی توجہات سے نواز رہے ہیں تو دوسری طرف شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اپنے مخلص رفقاء کرام کے ہمراہ گلی گلی کوچہ کوچہ عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی کا نشان بنے ہوئے اپنے پرنور مسکراہٹ بھرے چہرے سے نوجوانوں، بوڑھوں اور بچوں کا دل موہ رہے ہیں۔ حضرتؒ کے شفقت بھرے دست مبارک کے ایک لمس لے کر نوجوان دیوانہ وار ٹوٹ رہے ہیں اور آپ ایک ہی اعلان فرمارہے ہیں کہ اپنے آپ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظوں میں شامل کرنے کے لئے ختم نبوت کے کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کردو، ایک ختم نبوت کے جلسہ میں شریک ہوکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قافلے میں شامل ہوجاؤ، اپنی صورتوں اور سیرت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بنالو، میں اس بوڑھاپے اور ضعف و بیماری کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا اعلان کرنے آیا ہوں، میں قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دینے آیا ہوں، میرے قادیانی بھائیو! میں تمہیں جہنم کے گڑھے سے نکالنے کے لئے انگلینڈ کے ایک ایک چپہ پر اعلان کررہا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھام لو، اسی میں ہماری اور تمہاری نجات ہے۔

تیسری طرف امیر الہند جانشین شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ اپنے درد دل اور پر سوز آواز میں انگلینڈ کے مسلمانوں کو جھنجوڑ رہے ہیں کہ اپنی نئی نسل کی تمام تر ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ان کو جہنم کے گڑھے میں دھکیل رہے ہو، ان کو ظلمت کدہ میں انگریزوں کے معاشرے، تہذیب اور تمدن سے بچاؤ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ساتھ وابستہ کرو، عقیدۂ ختم نبوت ان کے دلوں میں اتار دو، ورنہ قیامت میں مسئولیت سے نہیں بچ سکو گے۔ اس سال بھی ختم نبوت کے قافلے چلیں گے، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے بچنے کی صدائیں شہر شہر بلند ہوں گی مگر انگلینڈ کے مسلمان بھی پاکستان کے مسلمانوں کی طرف اپنی محرومی اور بدقسمتی پر نوحہ کناں اور اشکبار ہوں گے اور اپنی ناقدری پر افسردہ ہوں گے

ختم نبوۃ

کہ آج ان کے کان شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی پُردرد آواز، آنکھیں اور مسکراہٹ بھرے چہرے کی زیارت سے محروم ہوں گی۔

ایک نگاہ سے زندگی بدلنے والی ہستی کو ۱۸/ مئی کی ایک تاریک اور غمزدہ صبح کو دس بجے ہزاروں افراد کی موجودگی میں درندگی اور شقاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے شہید کردیا گیا۔ اس ظالم اور اس کی پشت پناہ اسلام دشمن قوت کو یہ احساس تک نہیں کہ وہ امت مسلمہ کا کتنا بڑا نقصان کر رہا ہے۔ کروڑوں مسلمانوں کو کتنے بڑے خسارہ میں ڈال رہا ہے۔ اس ولی کامل پر گولی چلاتے ہوئے اس درندہ کے ہاتھ میں ذرا سی لرزش تک نہیں آئی۔ اس ظالم نے یہ نہیں سوچا کہ وہ لاکھوں مسلمانوں کو یتیم اور بے آسرا کر کے کس کو خوش کر رہا ہے۔ شیطان نے اس کے اور اس کے سرپرستوں کی آنکھوں پر کفر و ضلالت کا ایسا پردہ ڈال دیا کہ اس کا ضمیر انسانیت کی ادنیٰ رمق سے بھی خالی ہو گیا۔ اس کے اس عمل نے حضرت اقدس شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کو تو فرش سے عرش تک پہنچا دیا۔

میرے مرشد اور شیخ نے تو ایک ہی جست میں رفعت و بلندی کے وہ مقام پالئے کہ ایک کروڑ مسلمان ان کی زندگی پر رشک کرتے نظر آتے ہیں، ہزاروں اولیاء کرام ان جیسی عزت و عظمت کے طالب بن کر ان کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ زندگی بھر نسبت صدیقی سے متصف ہو کر وہ منکرین ختم نبوت اور سارقین ختم نبوت کے خلاف جہاد کی قیادت کرتے ہوئے مسلمانوں کی نگاہوں کا مرکز رہے اور آخری عمر میں شہادت کے طالب بن کر افغانستان کی سرزمین کو دعاؤں سے منور کیا مگر میرے رب نے میرے مرشد مستجاب الدعوات کی دعاؤں کو شرف قبولیت کا مشاہدہ اس انداز سے کرایا کہ نسبت فاروقی اور نسبت عثمانی ایک ساتھ عطا کر دی، شہادت بھی عطا فرماہ اور اپنے شہر میں اپنی مسجد کے پہلو میں اور ایسی حالت میں کہ ایک گولی کے ساتھ ایک کلمہ طیبہ اور داڑھی مبارک اپنے خون سے ایسی لالہ زار کہ دیکھنے والے بے ساختہ پکار رہے تھے:

عزت و سرفرازی کی بلندیوں کا مسافر بلند پرواز کرتے ہوئے اپنے رب کے روبرو سرخ رو چہرہ کے ساتھ باعزت پیش ہو کر علمائے حق علمائے دیوبند کی حقانیت کا مشاہدہ کرا گیا۔

۶/ اگست کو پندرھویں ختم نبوت کانفرنس کے ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت اور ۲۰/ جولائی سے لے کر ۶/ اگست تک شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کے لاکھوں مداح اور پروانے اور منتظر مسلمان مجسمہ سوال بنے ہوئے ہیں کہ پاکستان کے دس کروڑ اور دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان اتنے کمزور اور بزدل ہو چکے ہیں کہ وہ محسنوں کی حفاظت تک نہیں کر سکتے۔ کیا مسلم اقوام اپنے محسنوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرتی ہے؟ کیا چنگیز خان کا دور واپس آ گیا کہ اس کے لشکر کے ایک سپاہی کی ہیبت سے ہزاروں مسلمان سرنگوں ہو جاتے ہیں؟

ایک بھی باغیرت مسلمان باقی نہیں رہا جو ان محسنین کی طرف اٹھنے والے غلط ہاتھوں کو مضبوطی سے تھام کر جھٹک دے؟ ان پر اٹھنے والی ٹیڑھی آنکھوں کا زاویہ بدل دے؟ کیا حکمران اتنے بے بس ہو چکے ہیں کہ دہشت گردوں کے ہاتھوں امت کے محسنین کا خون بہتا دیکھ کر بھی جنبش نہ کریں؟

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ پاکستان میں اب صرف اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت کی بالادستی کا دور شروع ہوگا۔

بات چل رہی تھی پندرھویں ختم نبوت کانفرنس میں جاں نثاران ختم نبوت کی جذباتی کیفیت کی۔ یہ کیفیت درجہ بدرجہ سالوں تک چلے گی، تا آنکہ خدا تعالیٰ وقت کے مرہم کے ذریعہ امت کی خود کفالت فرمائیں گے۔ موت کا مرحلہ سب کو پیش آتا ہے۔ شہید اسلام بھی اس ضابطہ کے تحت سرخ روئی کے ساتھ رخصت ہو گئے۔

اپریل ۱۹۸۴ء کو جنرل ضیاء الحق مرحوم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے اسلام کی مشترکہ تحریک اور مولانا فضل الرحمٰن، مفتی احمد الرحمٰن اور دیگر علمائے کرام کی قیادت میں مرکزی جامع مسجد میں دھرنے کے اعلان کے بعد ایک بہت بڑے علمائے کرام کے وفد سے ملاقات کے بعد امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر دستخط کئے (مولانا عبداللہ شہیدؒ نے وہ قلم ان سے لے کر یادگار بنا لیا تھا) تو اس کے تحت قادیانیوں کے لئے شعائر اسلام استعمال کرنا ممنوع قرار پایا تو مرزائی مرزا طاہر جس کے خلاف اسلم قریشی کے اغوا اور کچھ نومسلموں کے قتل کے الزامات کے تحت ایف آئی آر درج تھیں اور توہین رسالت قانون کے تحت مقدمات میں وہ مطلوب تھا اس سے بچنے کے لئے مرزا طاہر نے پاکستان سے راہ فرار اختیار کر کے لندن میں رہائش اختیار کر لی۔ اسی قانون کے تحت قادیانیوں کو چناب نگر (ربوہ) میں سالانہ اجتماع کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔ قادیانیوں نے اس کو پہلے ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ میں چیلنج کیا۔ دونوں اعلیٰ عدالتوں نے قانون کے تحت اس پابندی کو برقرار رکھا اور کہا کہ اس سے بنیادی انسانی حقوق متاثر نہیں ہوتے تو قادیانی جماعت نے اپنا سالانہ جلسہ چناب نگر (ربوہ) کے بجائے لندن کے نواح میں واقع ٹریفورڈ میں نام نہاد اسلام آباد نامی مرکز میں سالانہ اجتماع ۲۸/۲۹/۳۰ جولائی کو شروع کرنے کا اعلان کر دیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم

ختم نبوۃ

نبوت کے بانی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ "قادیانی اگر چاند پر بھی پہنچ جائیں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کے تعاقب کے لئے وہاں بھی پہنچ جائے گی۔" اس الہامی اعلان کو قافلہ امیر شریعت کے ہر رکن نے حرز جان بنا لیا تھا۔ جب قادیانیوں نے جلسہ کی تیاری کرلی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے برطانیہ سے وابستہ علمائے کرام مفتی احمد الرحمٰنؒ، شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا ملک عبدالحفیظ، علامہ خالد محمود، مولانا عبید الرحمٰن، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا محمد یوسف متالا کی مشاورت سے ومبلے ہال میں ۱۹۸۴ء میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ انگلینڈ کی تاریخ میں مسلمانوں کے تبلیغی اجتماع کے بعد سب سے بڑی کانفرنس تھی۔ الحمد للہ! اس کی وجہ سے انگلینڈ کے مسلمانوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا شعور بیدار ہوا اور قادیانیوں کی غیر اسلامی اور بے دین سرگرمیوں کا ادراک ہوا اور تقریباً ایک ہزار مساجد میں عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر بیانات ہوئے جس سے نوجوانوں میں ایک مذہبی رجحان اجاگر ہوا۔ اس کانفرنس کے بعد فیصلہ ہوا کہ ہر سال کانفرنس کی جائے گی۔ اس طرح ۱۹۸۴ء سے شروع ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کا سلسلہ سال بہ سال ہوتا ہوا اب پندرھویں ختم نبوت کانفرنس کے مرحلہ تک پہنچ چکا ہے۔ ایک سال یہ کانفرنس منعقد نہ ہو سکی ورنہ سولہ سال کے حساب سے اس سال سولہویں کانفرنس ہوتی۔ اس کانفرنس سے زیادہ اس کی تیاری بہت اہم مرحلہ ہے اور اس کے فوائد بھی ظاہری طور پر زیادہ نظر آتے ہیں۔ اس کانفرنس کی تیاری تین مراحل میں کی جاتی ہے۔ اسی ترتیب کے مطابق اس سال بھی تیاری کا آغاز کیا گیا۔ پہلے مرحلے میں مولانا منظور احمد الحسینی، ڈاکٹر قریشی، احمد عثمان ایڈووکیٹ، مفتی محمد اسلم، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا اسلم زاہد، قاری محمد اسماعیل رشیدی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے برطانیہ کے مقامی علمائے کرام نے انگلینڈ کے مختلف شہروں کا دورہ کر کے مختلف مساجد میں تقاریر کے ذریعہ مسلمانوں کو کانفرنس کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے کانفرنس میں شرکت کی ترغیب دی۔ دوسرے مرحلہ میں مولانا محمد اکرم طوفانی ناظم نشریات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے انگلینڈ کے تمام شہروں کا دورہ کر کے کانفرنس میں شرکت کے لئے لوگوں کے کوچوں اور گاڑیوں کے ذریعہ کانفرنس میں پہنچنے کے پروگرام ترتیب دیئے جبکہ آخری مرحلہ میں شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رئیس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، مفتی نظام الدین شامزی شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، راقم الحروف، صاحبزادہ سعید احمد، قاری خلیل احمد بندھانی خطیب جامع مسجد سکھر، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ نجیب احمد، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی ولد شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ (واضح رہے کہ حضرت کے سانحہ شہادت کے موقع پر مولانا یحییٰ حضرت کو بچاتے ہوئے دو گولیاں لگنے سے زخمی ہو گئے تھے)، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی، مولانا انوار الحق خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ، قاری عبدالملک استاذ القرآء دارالعلوم کراچی، مفتی ابرار احمد نے ۲۰/ جولائی تا ۵/ اگست مختلف شہروں میں ختم نبوت کے اجتماعات اور ۲۲/ جولائی کو گلاسگو سے عظیم الشان ختم نبوت سیمیناروں، ۲۲/ ۲۳/ جولائی کو بیلجیم اور جرمنی میں ختم نبوت کانفرنسوں، ۲۹/ ۳۰/ جولائی کو ڈنمارک میں ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا اور پندرھویں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت پر آمادہ کیا گویا اس اعتبار سے ۳ ماہ تو یہاں پورے انگلینڈ، جرمنی، بیلجیم، فرانس اور دیگر علاقوں میں ختم نبوت کا چرچا رہتا ہے جس کی وجہ سے نوجوان نسل کی ذہن سازی بہت اچھے انداز میں ہو جاتی ہے۔

۶/ اگست بروز اتوار کو صبح دس بجے بر منگھم ختم نبوت کانفرنس کی پہلی نشست اور ڈھائی بجے دوسری نشست کا آغاز ہوگا۔ قاری عبدالملک اپنی پر سوز آواز سے تلاوت کلام پاک کریں گے۔ بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عالی میں نذرانہ عقیدت پیش کیا جائے گا۔ اس سال مہمانان خصوصی کی طور امیر الہند جانشین شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ مولانا سید محمد اسعد مدنی، مولانا عبدالغفور حیدری ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام، ڈاکٹر خالد محمود سومرو سیکریٹری جنرل جے یو آئی سندھ، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر رئیس جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، مولانا مفتی نظام الدین شامزی شیخ الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، [illegible] جامع مسجد سکھر کے خطیب مولانا قاری خلیل احمد بندھانی، دارالعلوم کراچی کے استاذ القرآء قاری عبدالملک، دارالعلوم دیوبند کے شعبہ ختم نبوت کے امیر قاری محمد عثمان، دارالعلوم دیوبند کے استاد حدیث مولانا سعید احمد پالن پوری، ریکوری آف اسلام بحرین کے صدر مولانا محمد احمد خان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امریکہ کے امیر مولانا فیض علی شاہ، ختم نبوت بیلجیم کے امیر حاجی عبدالحمید، جرمنی ختم نبوت کے امیر مولانا مشتاق الرحمٰن، جمعیت فضلائے بنوری ٹاؤن

باقی ص ۲۷ پر

یورپ میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مذہبی اجتماع

امریکہ اور یورپ کے بیس ہزار مسلمانوں کی پندرھویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس میں شرکت

مرزا طاہر کے جھوٹے دعووں سے اسلام کی حقانیت پر کوئی زد نہیں پڑتی

یوسف کذاب کی طرح ہر مدعی نبوت کا مقابلہ کیا جائے گا

جہاد کو خونریزی اور دہشت گردی کہنے والے قادیانیوں کے ہمنوا ہیں

ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی، مولانا عبدالغفور حیدری اور دنیا بھر کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے علمائے کرام اور مندوبین کا خطاب

برمنگھم (رپورٹ: محمد جمیل خان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سنٹرل جامع مسجد برمنگھم میں پندرھویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کے پہلے سیشن سے خطاب کرتے ہوئے دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے علمائے کرام، اسکالرز اور مندوبین ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزی، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، ڈاکٹر فیض علی شاہ (کیلی فورنیا)، مولانا عبدالغفور حیدری، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا محمد خان شیرانی، مولانا محمد اکرم طوفانی، قاری خلیل احمد بندھانی، حافظ عبدالقیوم نعمانی، مولانا عزیز الرحمن رحمانی اور دیگر نے کہا کہ اس وقت دنیائے کفر اسلام کو مٹانے کے درپے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں یوسف کذاب جیسے جھوٹی مدعی نبوت کو کھڑا کیا جارہا ہے۔ این جی اوز امدادی کاموں کی آڑ میں قادیانیت، عیسائیت، یہودیت کے تبلیغی ادارے بن چکی ہیں۔ مرزا طاہر اسلام اور پاکستان کے خلاف ببانگ دہل کفریہ دعوے کر رہا ہے۔ کروڑوں افراد کے مبعوث ہونے کے جھوٹے دعووں اور خاتم النبیین کی غلط تشریح کے ذریعہ امت مسلمہ کو گمراہ نہیں کیا جاسکتا۔ ایک طرف قادیانی گروہ دعویٰ کرتا ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی سچا اور حق پر تھا جبکہ دوسری طرف قادیانی اپنے آپ کو قادیانی اور مرزائی کہنے سے کتراتے ہیں اور اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن قادیانی جماعت کو معلوم ہونا چاہئے کہ مسلمان کسی صورت میں عقیدۂ ختم نبوت کی کوئی غلط تشریح قبول نہیں کرسکتے۔ تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا اور نہ کسی نئے آدمی کو نبوت یا رسالت مل سکتی ہے، البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اس وقت آسمانوں پر مسلمانوں اور عیسائیوں کے متفقہ عقیدہ کے مطابق زندہ موجود ہیں، وہ قیامت سے قبل تشریف لائیں گے لیکن وہ حضورؐ کے امتی کی حیثیت سے آئیں گے اور آپؐ کی شریعت اور تعلیمات کی پیروی کریں گے۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک مسلمانوں نے تمام جھوٹے مدعیان نبوت کو نہ صرف ٹھکرادیا بلکہ ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کسی شخص یا جماعت کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اس لئے ایک ارب دس کروڑ مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعووں کو ٹھکرادیا۔ دنیا بھر کی تمام عدالتوں نے قادیانی گروہ کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ قادیانی اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں تو اسلام کا لبادہ کیوں اوڑھتے ہیں؟ آج سیٹلائٹ اور انٹرنیٹ کے ذریعہ تبلیغ کو قادیانی گروہ کا موجودہ سربراہ مرزا طاہر اپنی حقانیت کی دلیل سمجھ رہا ہے حالانکہ عیسائیوں اور یہودیوں کے پاس اس سے زیادہ تشہیری وسائل ہیں۔ اس دلیل کی رو سے تو وہ بھی حق پر ہوئے، حالانکہ ان کے کفر میں اسی طرح کوئی شبہ نہیں جس طرح قادیانیوں کے کفر میں کوئی شبہ نہیں۔ قادیانی جماعت نے برصغیر کی تحریک آزادی کے وقت جہاد کو حرام قرار دیا تاکہ مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کو ناکام بنادیا جائے۔ آج جبکہ جہاد کے ذریعہ مظلوم مسلمان افغانستان، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا میں آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں تو مرزا طاہر اور اس کے ہمنوا جہاد کو خونریزی اور دہشت گردی قرار دے کر مسلمانوں کو آزادی کی نعمت سے محروم کرکے نسل کشی کے ذریعہ مسلمانوں کو ختم کرانے کے امریکی منصوبہ پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

دریں اثنا پندرھویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس میں حسب سابق امریکہ، جرمنی، بیلجیم، ناروے، ڈنمارک، جنوبی افریقہ، ہندوستان، بنگلہ

باقی صـ۲۶ پر

پندرھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی قراردادیں

۱:...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع موجودہ پاکستانی حکومت کی جانب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دینی مدارس کے مطالبہ اور جمعیت علمأ اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمن کی جنرل پرویز مشرف سے ملاقات اور شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تعزیت کے موقع پر موجودہ پاکستانی حکومت کے حوالہ سے قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو عبوری آئین میں شامل کرنے کے اقدام کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس پر جنرل مشرف اور ان کے رفقاء خاص کر ڈاکٹر محمود احمد غازی کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کرتا ہے کہ وہ جلد ہی جمعہ کی تعطیل کی بحالی اور ملک میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق غیر سودی نظام کے نفاذ اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق دیگر قوانین کو اسلام کے مطابق نافذ کرنے کا اعلان کریں گے۔

۲:...... ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے سانحہ شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کے اس اقدام کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان اور پولیس انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اصل قاتلوں کو گرفتار کیا جائے اور ان کے سرپرستوں کو بھی گرفتار کیا جائے۔ یہ اجلاس اس بات پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف، کور کمانڈر، ہوم سیکریٹری اور متعلقہ عسکری اور سول انتظامیہ کے اہم افراد کے سامنے اصل قاتلوں، ان کے پشت پناہوں کی نشاندہی کے باوجود اصل قاتلوں پر ہاتھ کیوں نہیں ڈالا جارہا اور تفتیش کو غلط رخ پر ڈالنے کے لئے ایک غلط آدمی سے اقرار کرا کر سانحہ کو فرقہ واریت کی آگ میں دھکیل کر اصل سازشی عناصر کی پردہ پوشی کیوں کی جارہی ہے؟ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ علمأ کرام کی نشاندہی کے مطابق اصل قاتلوں اور ان کے سرپرستوں کو گرفتار کیا جائے۔ یہ اجتماع مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ورثاء، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین اور جاں نثاران ختم نبوت سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا مشن جاری رکھا جائے گا۔

۳:...... یہ اجتماع مرزا طاہر کی جانب سے اسلام، پاکستان اور علمأ کرام کے خلاف بیانات کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان بیانات کا سنجیدگی کے ساتھ نوٹس لے اور مرزا طاہر اور قادیانیوں کی غیر اسلامی اور غیر آئینی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے اقدامات کرے اور مرزا طاہر کو پاکستان میں بے شمار مقدمات میں ملوث ہونے کی وجہ سے انٹرپول کے ذریعہ پاکستان لاکر مقدمہ چلائے۔ یہ اجتماع مرزا طاہر کی جانب سے کروڑوں بیعت کے دعووں کی تردید کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان عقیدۂ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہوئے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کی راہ میں بھرپور مزاحمت کریں گے۔

۴:...... یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا جائے اور ان کو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف تبلیغی سرگرمیوں سے روکا جائے، ان کو مساجد کی شکل میں عبادت گاہ بنانے کی اجازت نہ دی جائے۔ شیخوپورہ، سرگودھا، اندرون سندھ، تھرپارکر، بدین کے علاقوں میں مسلمانوں کو زبردستی قادیانی بنانے کے اقدام کا سنجیدگی سے نوٹس لے کر ان کے خلاف مقدمہ قائم کیا جائے۔ بیرون پاکستان جھوٹے پروپیگنڈہ کے ذریعہ سیاسی پناہ حاصل کرنے کی روک تھام کے لئے سفارتی سطح پر کوششیں کی جائیں تاکہ یورپی ممالک میں پاکستان کو بدنامی سے بچایا جاسکے۔

۵:...... یہ اجتماع گوہر شاہی، یوسف کذاب ملعون، عتیق الرحمن گیلانی اور دیگر ایسے جھوٹے مدعیان نبوت و مہدویت کے دعووں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کی کفریہ سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دے کر ان پر پابندی عائد کی جائے اور دیواروں پر جھوٹے مدعیان کی چاکنگ کرنے پر ان کے خلاف دفعہ ۲۹۵-اے کے تحت کارروائی کی جائے۔

۶:...... یہ اجتماع پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، افغانستان، ہندوستان کے مسلمان علاقوں ملائیشیا اور دیگر مسلم ممالک میں این جی اوز کے ذریعہ عیسائیت، قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں کی مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ این جی اوز کی آڑ میں مذہب کی تبلیغ پر پابندی عائد کریں۔ بصورت دیگر علمأ کرام مجبور ہوں گے کہ وہ خود ان تبلیغی سرگرمیوں کو روکیں، جس کی وجہ سے اقلیتوں اور مسلمانوں کے درمیان تصادم کا خطرہ رہے گا۔

۷:...... یہ اجتماع پاکستان میں این جی اوز کے نمائندوں کی جانب سے دینی مدارس اور دینی رہنماؤں

کے خلاف بیانات کی مذمت کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی این جی اوز کو غیر مسلم ممالک کی طرف سے امداد ملتی ہے اس لئے ان پر پابندی عائد کی جائے۔ یہ اجتماع ان رپورٹوں پر تشویش کا اظہار کرتا ہے جس کے تحت بنگلہ دیش، پاکستان، انڈونیشیا وغیرہ میں مسلمانوں اور اقلیتوں کے درمیان تصادم پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور عیسائی ریاستوں کے قیام کے لئے راہ ہموار کی جا رہی ہے۔

۸ :...... یہ اجتماع افغانستان، کشمیر، فلسطین، چیچنیا کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی بھرپور حمایت کرتا ہے اور ان کو یقین دلاتا ہے کہ ان کی جدوجہد میں مسلمانان یورپ برابر کے شریک ہیں۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ہندوستانی حکومت کشمیر کے مسئلہ کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے تحت حل کرے۔ یہ اجتماع حزب المجاہدین کی جانب سے یکطرفہ جنگ بندی کے اعلان کو مسلمانوں کے خلاف سازش تصور کرتا ہے۔ یہ اجتماع امریکہ کی جانب سے طالبان کے خلاف بیانات اور یکطرفہ پابندیوں اور دیگر غلط اقدامات کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ افغانستان کو فوری طور پر اقوام متحدہ کا ممبر تسلیم کیا جائے اور اس کے خلاف پابندیاں ختم کی جائیں۔ یہ اجتماع شمالی اتحاد سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ جنگ ختم کر کے طالبان حکومت کو تسلیم کرے۔ یہ اجتماع روس کی جانب سے چیچنیا کے مسلمانوں پر مظالم کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ روس کے خلاف مسلم کشی کے جرم میں پابندیاں عائد کی جائیں اور مسلم حکمرانوں کو چاہئے کہ چیچنیا کے مسلمانوں کی امداد کے لئے فوجی مداخلت کریں۔

۹ :...... یہ اجتماع حکومت پاکستان پر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ اس میں دینی مدارس یا دینی جماعتوں اور جہادی قوتوں پر پابندی عائد کرنے کی کوشش کی یا دینی مدارس کے نصاب میں مداخلت کی کوشش کی تو مسلمانان یورپ اور پاکستان بھرپور مزاحمت کریں گے۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان، امریکہ اور مغربی دنیا کی جانب سے دینی مدارس کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ کی مذمت کرتے ہوئے ان پر واضح کرنا چاہتا ہے کہ ان کی طرف سے اسلام اور علوم دینیہ کی اشاعت کے سلسلے میں فرقہ واریت اور دہشت گردی کا الزام دراصل اشاعت دین کا راستہ روکنے کے مترادف ہے، اسی لئے مسلمان ان دینی امور کی حفاظت کی ذمہ داری پوری کرتے رہیں گے۔

۱۰ :...... یہ اجلاس حکومت سعودیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش سے آنے والے ویزیٹرز کو عمرہ کا ویزہ جاری کرنے کا اعلان کریں، کیونکہ پاکستان اور ہندوستان وغیرہ میں ایک ماہ سے زیادہ کی مدت کا ویزہ نہیں دیا جاتا۔ اس لئے ایک ماہ سے زیادہ ان لوگوں کو عمرہ کا ویزہ نہ دینے کا شرعاً اور قانوناً کوئی جواز نہیں۔

۱۱ :...... یہ اجلاس انسانی حقوق کی آڑ میں امریکہ اور مغرب کی جانب سے اسلامی تہذیب و تمدن اور معاشرت ختم کرنے کے اقدامات، عورتوں کی بے پردگی طلاق کے حق جیسے اقدامات کی اجازت دینے کو مسلمانوں کے داخلی معاملات میں مداخلت تصور کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانوں کے دینی امور سے متعلق معاملات میں مداخلت کی نہ کی جائے اور انہیں اپنے دین کے مطابق عمل کرنے کی مکمل آزادی دی جائے۔

۱۲ :...... یہ اجتماع برطانوی حکومت کی جانب سے خاندانی شادیوں کے خلاف مہم کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ برطانیہ کی حکومت مسلمانوں کے عائلی قوانین کا احترام کرے اور مسلمانوں کو حق دے کہ وہ ان معاملات کا فیصلہ اپنے قوانین کی روشنی میں کریں اور شادی اور طلاق کے معاملے میں اسلامی قوانین کی پابندی کریں۔

۱۳ :...... یہ اجتماع برطانوی سفارتخانے اسلام آباد کی جانب سے مولانا فضل الرحمن اور ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء کو ویزہ دینے کے سلسلے میں ٹال مٹول کی پالیسی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت برطانیہ کے ہوم ڈپارٹمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان افراد کو خاص کر مولانا فضل الرحمن کو ویزہ جاری کیا جائے کیونکہ ان افراد پر برطانوی قانون کے مطابق کوئی پابندی نہیں۔ یہ اجتماع اس طرز عمل کو امتیازی سلوک تصور کرتا ہے۔

۱۴ :...... یہ اجتماع امریکہ کی جانب سے پاکستان، ازبکستان اور دیگر علاقوں میں مذہبی آزادی کی مانیٹرنگ کو مذہب میں مداخلت تصور کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ مسلم ممالک کے مذہبی حالات میں مداخلت بند کر دے۔

۱۵ :...... یہ اجتماع حکومت کی جانب سے ضلعی نظام حکومت کو مسترد کرتے ہوئے اسے ملک کو تقسیم کرنے کا ابتدائی منصوبہ تصور کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس منصوبہ کو فوری طور پر ترک کر دیا جائے تاکہ ملک کو تقسیم ہونے سے بچایا جا سکے۔

۱۶ :...... یہ اجتماع بعض سیاسی رہنماؤں کی جانب سے اسلام، پاکستان، جہادی قوتوں کے خلاف بیانات کو پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے خلاف تصور کرتے ہوئے ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کریں اور پاکستان میں اسلام کی بالادستی کے خلاف اور ملک کو سیکولر بنانے کی حمایت نہ کریں۔

۱۷ :...... یہ اجتماع شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ کی اہلیہ، شیخ الحدیث مفتی محمد وجیہہ، صوفی محمد اقبال اور دیگر علماء کرام کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے اور حضرت شیخ المشائخ خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کے غم میں برابر کی شرکت کا اظہار کرتا ہے۔

ختم نبوة

تحریر: راؤ شمشیر علی خان

قادیانی امت کا گھناؤنا کردار، حقائق کے آئینہ میں

قسط: 1

برطانوی حکومت جن جن ممالک پر حکمران رہی وہاں کی قوم کا خون چوستی رہی اور غریب عوام کو زہریلے بچھوؤں کی طرح ڈنک مار مار کر ستاتی رہی، سینکڑوں سال وہاں حکومت کی۔ جب وہاں کے عوام نے غلامی کی زنجیریں توڑنی چاہیں، تو ان کے عوامی لیڈروں کو جیل خانوں میں ڈال دیا جاتا رہا اور جھوٹے مقدمے چلائے جاتے، وہاں کے عوام میں نئے نئے مذہب نئی نئی پارٹیاں قائم کی جاتیں۔ برطانوی حکومت کی طرف سے مالی امداد زمین مربعے بھی دیئے جاتے، جو لوگ برطانوی حکومت کے غلام بن کر رہنے پر مجبور کرتے ان کی عزت و قدر وائسرائے ہند کے ہاں ہوتی، جو لیڈر غلامی سے نجات چاہتا، اس پر بڑے بڑے ظلم ہوتے۔

جن کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ جب پوری قوت لگا کر بھی جذبہ جہاد قوم سے نہ نکال سکے، تو پھر آزادی دیتے وقت اس غریب ملک کے ایسے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے کہ آدھا ملک یونان کو آدھا ترکی حکومت کو آدھا ملک ہندوستان کو درمیان میں ایسٹ ویسٹ پاکستان بنا کر کشمیر کو ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا۔

اپنی یادگار کے طور پر پاکستان میں اپنا ایک بچھو قادیانی مرزا غلام احمد کی صورت میں چھوڑ آئے، جو جذبہ جہاد کو قوم سے نکال دینے والے مضمون تیار کرے، مسلمانوں کے چودہ سو سالہ پرانے عقیدۂ ختم نبوت سے ٹکرائے غلام احمد قادیانی ہندوستان پاکستان کے مسلمانوں کے سامنے دجال بن کر پیش ہوا، اس برطانوی بچھو

مرزا غلام احمد قادیانی کے اپنے تیار کردہ مذہب کی اصل حقیقت قوم کے سامنے پیش کی جارہی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

جیسے عیسائیت کا مذہب ہے کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اللہ کا بیٹا ہے اور وہ آسمان پر چلا گیا، ہمارے تمام عیسائیوں کے گناہ کا کفارہ ادا ہو گیا ہے، اب ہم زندگی بھر شراب خوری، زناکاری، بدکاری، خون، قتل، زنا سے حرامی بچے پیدا کرتے رہیں۔ عبادت کرنا بھی ضروری نہیں ہے۔ سات دن کے بعد اتوار کو ڈھائی شلنگ پادری کے حوالے کرو اور گناہوں سے چھٹی مل گئی ہے۔

آج کل تو اتوار کو بھی پچانوے فیصدی عیسائی صبح کے وقت اپنی کاریں صاف کرتے ہیں، دوپہر کے بعد شراب پیتے ہیں یہ ہے عیسائی مذہب جس میں اب درجن بھر نئے نئے مذہب پیدا ہو گئے ہیں، رومن کیتھولک، چرچ آف انگلینڈ، نہ جانے ہر سال کتنی جدید مذہبی زندگی کو بدلا جارہا ہے۔

اسی طرح یہودی قوم کا عقیدہ ہے، جنت کے ٹھیکیدار صرف یہودی قوم ہے، حالانکہ یہودی قوم کا کاروبار غریب عوام کا خون پینا، سود پر رقم دینا، سود بھی پچیس فیصدی غریب عوام سے وصول کرنا، غریب کا خون چوسنے والا فرقہ یہودی بھی جنت کا ٹھیکیدار ہے۔

ہندو مذہب جس نے تین صد سے زائد خدا بنا رکھے ہیں، اولاد دینے والا اور ہے دولت دینے والا اور بنایا ہوا ہے، وہ کہتے ہیں کہ صرف ہندو قوم ہی جنت میں جائے گی۔

اسی طرح مرزا غلام احمد کی امت کا پختہ عقیدہ ہے کہ وہ جنت کی حقدار ہے، کیونکہ اصل دین ان کے پاس ہے، دوسری قوموں نے تو دوسرے لوگوں کو جہنم جانے والے بنایا، مگر انگریزی نبی مرزا غلام احمد نے تو جہنم میں جانے کے علاوہ اپنی کتابوں میں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ جو آدمی میری نبوت پر ایمان نہیں لاتا، وہ حرامی ہے۔ کنجری عورتوں کی اولاد ہے۔

مرزائی امت کا فیصلہ ہے کہ احمدی عورت غیر احمدی (قادیانی) سے شادی نہیں کر سکتی، اگر کوئی احمدی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ صرف احمدی پڑھا سکتا ہے، یا پھر کسی مسلمان کی نماز جنازہ احمدی نہیں پڑھ سکتا، ثبوت کے طور پر ہم یہاں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ جو کہ حضرت مولانا شبیر احمد صاحبؒ عثمانی نے پڑھائی تھی۔ سر ظفر اللہ خان مرزائی نے نماز سے انکار کر دیا تھا کہ: "میں نہیں پڑھتا" یہاں تک کہ غیر مسلم لوگوں کے ساتھ ایک طرف کھڑا رہا۔

اس نمک حلال نے اپنے قائداعظم کی نماز نہ پڑھنے پر یہ الفاظ بیان کئے کہ: "بات یہ ہے کہ میں مسلمان حکومت کا کافر ملازم ہوں، یا پھر کافر حکومت کا میں مسلمان ملازم ہوں۔"

اگر اب بھی کوئی نہ سمجھے تو یہ اس کی کم عقلی ہے، مرزا غلام احمد قادیانی امت اپنے آپ کو جنت کا ٹھیکیدار اور باقی لوگوں کو جہنم کا ایندھن تصور کرتی ہے۔ اسی طرح یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قادیانی امت ایک جدا امت ہے، جن کا مسلمانوں سے کوئی

ختم نبوۃ

واسطہ نہیں ہے۔

☆...... قادیانی امت کا پیغمبر مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

☆...... قادیانی امت کا قبلہ قادیان ضلع گورداسپور انڈیا ہے۔

مسلمان قوم جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرتی ہے۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہے۔

امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قبلہ کعبہ مکہ مکرمہ سعودی عرب ہے۔

اس مضمون میں خاکسار یہ صاف الفاظ میں بیان کرے گا کہ قادیانی امت مسلمان نہیں ہے، یہ صرف لوگوں کو بے وقوف بنانے کی غرض سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتی ہے۔

مرزائی امت کا مذہب قادیانی ہے جو قادیاں (انڈیا) میں تیار کیا گیا، مرزا غلام احمد قادیانی جو تمام دیگر پیغمبروں کو گالیاں دیتا ہے، مرزائی قوم کے لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ وہ فریب جھوٹ منافق چالوں کی بجائے یوں ظاہر کرے کہ ہمارا مذہب قادیانی ہے، مرزا غلام احمد قادیانی ہمارا نبی ہے، مسلمان قوم سے ان کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔

ہمارے اہل سنت والجماعت اور مرزائی امت کی دشمنی اسی وجہ سے ہے کہ مرزائی جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں، حالانکہ یہ جھوٹ ہے، جو قوم ہمارے آقا سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر آخرالزمان نہیں مانتی وہ کافر ہے، وہ مسلمان نہیں ہے۔

اگر مرزائی امت اپنے آپ کو مرزائی ظاہر کرے، اپنے نبی کو صاف ظاہر کرے کہ ہم قادیانی ہیں۔ ہمارا پیغمبر مرزا غلام احمد ہے تو یہ جھگڑا ختم ہو جاتا ہے، جیسے یہودی، عیسائی، ہندو، سکھ دیگر مختلف مذاہب ہیں۔ اسی طرح یہودی اور عیسائیوں کی طرح مرزائیت بھی ایک جدا مذہب ہے، ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر تو مرزائی ایمان نہیں رکھتے، خواہ مخواہ اپنی زبان پر فریب کاری سے جھوٹ مکاری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیتے ہیں۔

اگر مرزائی خود اپنے آپ کو ایک جداگانہ امت قرار دیتے تو ہمارا اور مرزائیوں کا جھگڑا آج ہی ختم ہو جاتا۔ ہم اپنے خداوند عالم کی بارگاہ الٰہی میں سچے دل سے دعاگو ہیں کہ یا رحیم و کریم اس مسیلمہ کذاب کی امت کو مسیلمہ کذاب کی طرح یا تو ٹھکانے لگا دے یا اس کو ہدایت دے۔

اے اللہ جل شانہ پاکستان میں کوئی ایسا حکمران پیدا کر دے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جانشین ثابت ہو کہ اس فتنہ کو ختم کر دے، جو آج ہمارے نوجوان دوستوں کے ایمان پر ڈاکے ڈال رہے ہیں، کسی کو عورت کسی کو دولت کسی کو عہدے دینے کے لالچ میں اپنے فریبی جال میں پھنسا رہے ہیں، وہ وقت دور نہیں ہے جبکہ پاکستان کے علاوہ دیگر اسلامی ملکوں میں اس جدید امت کو اقلیت قرار دے کر ایک جداگانہ امت قرار دے دیا گا تاکہ ان کے مکروفریب و مکاریوں سے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت ہو سکے۔

دراصل اب آپ کی توجہ اصل عبارت کی طرف لے چلتا ہوں کہ سچے دل سے دماغ و عقل سے سوچئے کہ نبوت جدید کا دعویٰ کرنے والا کہاں تک اپنی سچائی پیش کرتا ہے، افسوس ہے کہ مرزا قادیانی نے مقابلہ بھی کس سے کیا حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

قادیانی امت کی مثال :

اس طرح ہے کہ کسی چالاک آدمی نے اعلان کر دیا کہ میں اللہ کی راہ میں ایک اونٹ خیرات کرتا ہوں، اس کے ساتھ ہی ایک شرط یہ مقرر کر دی کہ جو شخص اونٹ خیرات لے گا، اس کو ایک بلی بھی خریدنی پڑے گی، بلی کی قیمت اتنی مقرر کر دی کہ اونٹ کی قیمت سے بھی بہت زیادہ، یہی حالت قادیانی امت کی ہے۔

ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ ہم اسلام کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں، اس بہانے سے حکومت پاکستان سے کرنسی بھی حاصل کرتے ہیں جو یورپ میں اپنے کاموں میں خرچ کرتے ہیں، دوسری طرف اسلام کی تبلیغ کرنے کی بجائے قادیانی مذہب کی اشاعت کرتے ہیں، جس سے اسلام کے نام پر غلط دھبہ لگایا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ لاہوری جماعت نے ایک نئی چال چلی ہے، مرزا غلام احمد کو گالیاں دے کر بیچارے بھولے بھالے مسلمانوں کو خوش کر کے اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں، حالانکہ ان کی مثال بھی عبداللہ بن ابی بن سلول منافق والی ہے کہ جب وہ کفار مکہ سے ملتے تو کہتے کہ: "ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دھوکا دیتے ہیں، دوسری طرف جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تو نماز باجماعت مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے اور عرض کرتے کہ ہم سچے دل سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔"

ان منافق لوگوں کے فریب کو اللہ جل شانہ نے قرآن میں ان الفاظ میں فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے:

"اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم یہ منافق آپ کو بے وقوف نہیں بناتے بلکہ خود بے وقوف ہیں، ہم ان کی ہر بات کو جانتے ہیں۔"

(باقی آئندہ)

ختم نبوۃ

دہشت گردی کے اڈے

دینی مدارس یا این جی اوز کے دفاتر، سیکولر تعلیمی ادارے

پاکستان میں قرآن وسنت کی تعلیم دینے والے تمام دینی مدارس کو "دہشت گردی کی نرسریاں" قرار دینا بدترین الزام تراشی صریحاً ناانصافی، مذموم پروپیگنڈہ کی بیہمانہ صورت اور بالواسطہ طور پر اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے کی افسوسناک سازش کے سوا کچھ نہیں ہے۔...... (مدیر)

دینی مدارس کے خلاف زہر یلے اور خطرناک پراپیگنڈہ کا میدان ایک دفعہ پھر گرم کر دیا گیا ہے۔ اس پراپیگنڈہ مہم میں سیکولر لابی ہر اول دستے کا کردار ادا کر رہی ہے۔ پاکستانی پریس بالخصوص انگریزی اخبارات نے دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کو بدنام کرنے کے لئے ایک دفعہ پھر زہریلے پراپیگنڈہ کا بازار گرم کر دیا ہے۔ فرقہ وارانہ دہشت گردی کی مجنونانہ اور وحشیانہ کارروائیوں نے جب سے زور پکڑا ہے، ہمارے نام نہاد دانشور اپنی مجلسوں میں اٹھتے بیٹھتے اس جنونیت کو دینی مدارس سے منسوب کرتے سنائی دیتے ہیں، حالانکہ ان کی اکثریت نہ تو دینی مدارس کے ماحول سے واقف ہے نہ انہیں اس بات کا ادراک ہے کہ یہ مدارس قرآن وسنت کی اشاعت میں کس قدر اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دینی مدارس کو اس مسلمان کش دہشت گردی میں ملوث کرنے کی بنیادی وجہ یہ بتلائی جاتی ہے کہ یہ دو نام نہاد مذہبی گروہوں کے تصادم کا نتیجہ ہے۔

دینی مدارس کا اس فرقہ وارانہ تشدد سے کسی قسم کا تعلق قائم کرنے یا اس بارے میں شکوک و شبہات پھیلانے سے پہلے ضروری ہے کہ درج ذیل بنیادی سوالات کا تسلی بخش جواب تلاش کیا جائے۔

۱:...... کیا فرقہ واریت اور فرقہ وارانہ وارداتوں میں حکومت کی طرف سے ملوث کئے گئے تمام افراد دینی مدارس سے باقاعدہ فارغ التحصیل ہیں؟

۲:...... کیا فرقہ واریت اور فرقہ وارانہ دہشت گردی باہم لازم وملزم ہیں؟

عطاء اللہ صدیقی

۳:...... فرقہ وارانہ تشدد کی موجودہ صورت دس پندرہ برس سے منظر عام پر آئی ہے، کیا اس سے پہلے دینی مدارس موجود نہیں تھے؟

۴:...... کیا پاکستان میں عالمی، لسانی اور سیاسی دہشت گردی کا وجود نہیں ہے؟

۵:...... کیا انگریزی تعلیم دینے والے اداروں میں دہشت گردی نہیں ہو رہی؟ اگر ہو رہی ہے تو ان کو بند کرانے کا مطالبہ کیوں نہیں کیا جاتا؟

۶:...... دینی مدارس کی بندش کے بعد قرآن وسنت کی تعلیم کی ہمارے ہاں متبادل صورت کیا ہے؟ کیا ہم دینی تعلیم کی ضرورت محسوس ہی نہیں کرتے؟ اگر ایسا ہے تو پھر کیا پاکستان جو اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا، اسے سیکولر ریاست کا درجہ دیے جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں؟

ان تمام سوالات پر اظہار خیال کرنے کے بعد ہم کسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ دہشت گردی کے حوالے سے دینی مدارس کو بدنام کرنے کا جواز بھی ہے یا نہیں؟ درج ذیل امور غور طلب ہیں۔

۱:...... حکومت کی طرف سے فرقہ وارانہ تشدد میں ملوث کئے گئے جن افراد کے نام اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں، ان میں سے شاید ہی کوئی دینی مدارس سے باقاعدہ سند یافتہ یا فارغ التحصیل ہو، گزشتہ سالوں میں دس بارہ افراد کی تصاویر اور نام اخبارات میں شائع ہوئے، ان کی گرفتاری پر لاکھوں روپے کے انعامات رکھے گئے ہیں۔ اگر یہ ملوث بھی ہوں تو تب بھی ان میں سے کوئی ایک بھی باقاعدہ دینی مدارس سے فارغ التحصیل نہیں ہے۔

۲:...... فرقہ واریت اور دہشت گردی باہم لازم وملزوم نہیں ہیں۔ مسلمانوں میں مختلف خیالات ومذہبی عقائد کے حامل سینکڑوں فرقے صدیوں سے موجود ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی معرکۃ الآراء تالیف "غنیۃ الطالبین" میں ۲ے

فرقوں کے احوال و عقائد کو مختصراً بیان کیا ہے۔ اہل سنت کے بھی ہر دور میں درجنوں فرقے موجود رہے ہیں لیکن مذہبی اختلاف سے موسوم قتل و غارت، دہشت گردی اور تشدد کی جو افسوسناک اور اعصاب شکن صورت پاکستان میں حال ہی میں سامنے آئی ہے، اس کی نظیر پوری اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی۔ مزید برآں فرقہ واریت اور دہشت گردی دو مختلف مظاہر ہیں۔ پاکستان کے تمام مسلمان اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں یا شیعہ مسلک سے۔ ان کا کسی ایک فرقہ سے تعلق رکھنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ان میں فرقہ وارانہ تشدد کا رجحان بھی پایا جاتا ہے۔ اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ مسلمانوں میں فرقہ واریت ۱۴ سو برسوں سے چلی آرہی ہے لیکن اس طرح کا تشدد کبھی نہیں رہا جیسا کہ آج دکھایا جارہا ہے جبکہ فرقہ واریت تو ہر دور میں ہر مذہب میں موجود رہی ہے۔ بلکہ عیسائیوں میں دیکھا جائے تو یہ فرقہ واریت شروع سے ہی پر تشدد رہی ہے۔ ان میں جو گروہ برسراقتدار آتا تو وہ اپنے مخالف مذہبی گروہ کا قتل عام کرتا اور اس کے گرجے اور لاکھوں کی تعداد میں کتابیں نذر آتش کر دی جاتیں۔

۳ :...... مسلمانوں کی تاریخ میں دینی مدارس کا باقاعدہ سرکاری سطح پر قیام عباسی خلافت کے دور متوسط میں سامنے آیا اس ضمن میں مدرسہ المستنصریہ، جامعہ نظامیہ، جامعہ ازہر وغیرہ کے نام لئے جاسکتے ہیں۔ اس سے قبل مختلف علوم کے ماہرین انفرادی سطح پر تعلیم و تعلم کے فرائض انجام دیتے تھے۔ علم کے حصول کے لئے طلباً مختلف علمی شخصیات سے کسب فیض کرتے تھے۔ امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام بخاری، امام شافعی، امام جعفر صادق رحمہم اللہ اور دیگر ائمہ کرام کے اساتذہ کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں بھی سندھ، پنجاب، بنگال، دہلی وغیرہ میں مسلمانوں کے دینی مدارس شروع سے قائم رہے ہیں، لیکن کسی بھی دینی مدرسے سے فارغ التحصیل طلباً میں قتل و غارت اور تشدد کے واقعات تاریخ میں مذکور نہیں ہیں۔ علمی مباحث اور مناظرے ضرور ہوتے ہیں لیکن ان میں بھی تشدد کا عنصر ناپید تھا۔

۴ :...... پاکستان میں قرآن و سنت کی تعلیم دینے والے تمام دینی مدارس کو "دہشت گردی کی نرسریاں" قرار دینا بدترین الزام تراشی، صریحاً ناانصافی، مذموم پروپیگنڈے کی بھیانک صورت اور بالواسطہ طور پر اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے کی افسوسناک سازش کے سوا کچھ نہیں ہے۔ عاصمہ جہانگیر ایڈووکیٹ کے انسانی حقوق کمیشن کی ایک خودساختہ سالانہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ: "پاکستان میں کم از کم ۲۵۰۰ دینی مدارس عسکری فرقہ واریت کی نرسریاں (Nurseries of Milli-tant sectarinism) کے طور پر کام کر رہے ہیں۔" یہ تو "کم از کم" اعداد و شمار ہیں نجانے زیادہ سے زیادہ اعداد و شمار کی حد کیا ہوگی؟ مذکورہ رپورٹ کے صفحات خاموش ہیں؟ پہلے سے بنے بنائے ذہن اور سوئے ظن کے جوار بھاٹے کے اظہار کے لئے دفتری میزوں پر بیٹھ کر لگائے جانے والے تخمینے کو بنیاد بنا کر کم از کم ۲۵۰۰ دینی مدارس کو "دہشت گردی کی نرسریاں" قرار دینا ایک طرح صیہونی پروپیگنڈے کا اسلوب تو ہو سکتا ہے، اسے ذمہ دارانہ معروضی تحقیق کا نام ہرگز نہیں دیا جاسکتا۔ مذکورہ نام نہاد انسانی حقوق کمیشن کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان مدارس کی فہرست شائع کرے جو مبینہ طور پر فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث ہیں اور عوام الناس کو بتایا جائے کہ ان مدارس سے فارغ التحصیل کون کون سے افراد فرقہ وارانہ تشدد میں ملوث ہیں؟ نام نہاد "انسانی حقوق" کا ڈھنڈورا پیٹنے والے مغرب کے تنخواہ دار ایجنٹوں کو یہ "حق" کس نے دیا ہے کہ وہ بیک جنبش قلم دینی مدارس سے منسلک لاکھوں افراد کو دہشت گردوں کی فہرست میں شامل کرنے کا "فیصلہ" صادر فرمادیں۔ کون دہشت گرد ہے اور کون نہیں؟ اس بات کا فیصلہ عدالتوں کے سوا کسی کا استحقاق نہیں، جبکہ اس کے برعکس ایسے بہت سے شواہد ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ان این جی اوز کے دفاتر ہی دراصل غیر ملکی دہشت گردوں کی نرسریاں ہیں۔ عاصمہ جہانگیر کے ادارے دستک سے کچھ عرصہ قبل ماریہ برناڈین نامی بھارتی خاتون ایجنٹ بھی برآمد ہو چکی ہے۔ ملکی سلامتی اور نظریہ پاکستان کے خلاف ان کی سرگرمیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں حتیٰ کہ ایٹمی دھماکے کے خلاف بھی ان این جی اوز کی بیگمات نے مظاہرے کئے اور ڈاکٹر عبدالقدیر کی قبر بنائی۔ اس کے علاوہ کافروں کے غیر ملکی سفارتخانے بڑے بڑے ہوٹل دہشت گردوں کی خصوصی پناہ گاہیں رہی ہیں۔ خصوصاً بھارتی سفارت خانے کے اہلکار کئی بار تخریبی سرگرمیوں کی معاونت میں پکڑے بھی گئے لیکن انہیں صرف اپنے ملک واپس بھیجنے پر اکتفا کیا گیا۔ ضرورت تو یہ تھی کہ این جی اوز کے ان دفاتر، سفارتخانوں اور ہوٹلوں پر کڑی نظر رکھی جائے لیکن محض امریکی خوشنودی کے لئے مدارس کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔

۵ :...... پاکستان میں فرقہ وارانہ نوعیت کی دہشت گردی کے واقعات کے علاوہ دیگر نوعیت کی دہشت گردی کے واقعات بھی سامنے آتے رہتے ہیں جن میں ملوث ہونے کا کسی فرقے کو کوئی فرقہ وارانہ فائدہ نہیں۔ ان واقعات کے پیچھے چھپے ہوئے دہشت گرد جو حقیقی دہشت گرد ہوتے ہیں، کا تعلق

ختم نبوۃ

"را" وغیرہ سے ہوتا ہے۔ حکومتیں اس کا اعتراف بھی کرتی ہیں لیکن انہیں پھر بھی نمایاں اور اصل ہدف کے طور پر نہیں رکھا جاتا۔ شوکت خانم میموریل ہسپتال میں خوفناک بم دھماکہ۔ لاہور ایئرپورٹ پر دل ہلا دینے والا بم دھماکہ اور مختلف مقامات پر ریلوے اور ٹرانسپورٹ بسوں میں بم پھٹنے کے واقعات تو ایسے ہیں جن میں کسی فرقے کے ملوث ہونے کا کوئی فائدہ نہیں اور یہ سب کچھ ہندوستانی ایجنسی "را" کی کارستانیوں کے سوا کچھ نہیں۔ علاوہ ازیں یونیورسٹیوں اور مختلف کالجوں میں متحارب طلبہ کے گروہوں کے تصادم بھی کئی برسوں سے جاری ہیں لسانی فسادات کے دوران دہشت گردی کی بدترین صورتیں اخبارات کے صفحوں پر شائع ہوتی ہیں۔ ان بھیانک ترین وارداتوں میں بے گناہ انسانوں کو بوری میں بند کر کے پھینکنے کے دل دوز واقعات بھی ہیں۔ کیا کبھی کہا گیا کہ تمام کے تمام تعلیمی ادارے "دہشت گردی" کی نرسریاں ہیں؟! کیا کوئی صاحب عقل و بصیرت کہہ سکتا ہے کہ کراچی کے تمام باشندگان لسانی فسادات میں برابر کے شریک ہیں؟! ظاہر ہے ان سوالات کا جواب "ہاں" میں نہیں ہو سکتا تو پھر تمام دینی مدارس کو بلا استثنا بدنام کیوں کیا جا رہا ہے جبکہ حقائق و شواہد یہ موجود ہیں کہ شاید ہی کوئی مدرسہ دہشت گردی کی وارداتوں میں ملوث ہو۔ لیکن اس سب کچھ کو نظرانداز کر کے صرف دینی مدارس کو نشانہ بنائے جانے سے معلوم ہوتا ہے کہ محض امریکی خوشنودی حاصل کی جا رہی ہے ورنہ اگر ایسی وارداتوں میں فرقے ملوث بھی ہوں تو حکومت اگر مخلص ہو تو چند ہی دنوں میں مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

۶ ..... جیسا کہ پیرا نمبر ۵ میں تحریر کیا گیا ہے کہ جدید تعلیم کی روشنی میں پھیلانے والے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم رہنے والے بعض نوجوان خوفناک ڈاکوؤں کا روپ دھار لیتے ہیں۔ جنہوں نے غنڈہ گردی، قتل و غارت، دہشت گردی اور قبضہ گروپ کے افعال کو اپنا مستقل شغل بنائے رکھا۔ اگر حقیقت یہی ہے تو پھر صرف دینی مدارس کو یک طرفہ جارحانہ پروپیگنڈے کا ہدف کیوں بنایا جا رہا ہے؟! انگریزی تعلیم کے اداروں سے صرف نظر کیوں کیا جا رہا ہے؟

۷ ..... ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں کے بے پناہ ظلم و ستم کا بدترین شکار جو طبقہ رہا وہ حریت پسند انگریز دشمن علما کا طبقہ تھا۔ یہی حق پرست علما ہی تھے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کے دینی تشخص کو زندہ رکھنے کا علم بلند کیے رکھا۔ اسلامی تعلیمات سے مسلمانوں کو مانوس رکھنے کے لئے انہوں نے مختلف مقامات پر دینی مدارس قائم کئے۔ انگریزی تعلیم کے حصول کے بغیر جب ملازمت کا حصول مشکل تھا، ان درویش صفت انسانوں نے بے حد سادہ ماحول میں تعلیم و تعلم سے وابستہ رہ کر توکل اور قناعت کی شاندار مثالیں قائم کیں۔

انگریزی سامراج نے مسلمان علما کو قید و بند کے جگر خراش مراحل سے گزارا، علما کو عوام کی نظروں میں گرانے کے لئے ان پر "دقیانوسی اور رجعت پسند" ہونے کی پھبتیاں کسی گئیں، دینی مدارس سے فارغ التحصیل ہونے والوں کو "ملا" اور انگریزی تعلیم یافتہ افراد کو "مسٹر" کے القابات سے نوازا گیا۔ انگریز کے پروپیگنڈے سے پھیلنے والی تفریق آج تک پائی جاتی ہے، سوچی سمجھی منصوبہ بندی کے تحت مذہبی و غیر مذہبی گروہوں کو آپس میں لڑایا گیا۔ آج ایک دفعہ پھر دیندار طبقے کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ نوجوانوں میں علما اور دیندار طبقے کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا کئے جا رہے ہیں۔ ذرائع ابلاغ میں فلمی صنعت سے وابستہ افراد کو "محترم اور محترمہ" لکھا جا رہا ہے، جنہوں نے ثقافت کے نام پر کثافت پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ بعض نام نہاد دنیا پرست علما کا کردار قابل رشک نہیں ہے۔ لیکن علما کی اچھی خاصی تعداد ابھی تقویٰ کی زندگی گزار رہی ہے، وہ بے حد خاموشی سے قرآن و سنت کی تعلیمات پھیلانے میں مصروف ہے۔ ذرائع ابلاغ میں انہیں کوئی جگہ نہیں دی جاتی یا وہ خود ہی تشہیر پسند نہیں کرتے۔ علما کی پوری جماعت کی تضحیک کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ نئی نسل اسلام سے متنفر کی جا رہی ہے۔

۸ ..... پاکستان کے مسلمانوں میں مذہب سے تھوڑی بہت جو وابستگی، اسلام پسندی اور دینداری باقی رہ گئی ہے، اسے باقی رکھنے میں من جملہ دیگر عوام میں دینی مدارس کا کردار بے حد اہم رہا ہے۔ اگر پاکستان میں ترکی، مصر اور لبنان جیسے حالات پیدا نہیں ہوئے تو اس میں دینی مدارس سے فارغ التحصیل فضلا کی کاوشوں کو بہت دخل حاصل ہے۔ ورنہ ہمارے ذرائع ابلاغ نے لہو لعب اور بے دینی مشاغل کو جس طرح تشہیر دی ہے، اس کے نتیجے میں ہماری یہ لولی لنگڑی دینداری بھی کب سے غائب ہو چکی ہوتی۔ ہمارا ایمان ہے کہ دینی مدارس بے حد مفید خدمات انجام دے رہے ہیں۔ قدرت اللہ شہاب نے اپنے "شہاب نامے" میں صوبہ بہار میں اپنی تعیناتی کے دوران بعض علاقوں کے متعلق مشاہدات قلم بند کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: "وہاں اسلام محض علما کی وجہ سے زندہ ہے ورنہ وہاں کے مسلمان کب کے ہندومت میں شامل ہو چکے ہوتے۔" اسی لئے ضروری ہے کہ دینی مدارس پر پابندیاں عائد کرنے کی بجائے ان کی سرپرستی کی جائے۔ جہاں جہاں اصلاح کی گنجائش ہو اسے بروئے کار لایا جائے۔"

مندرجہ بالا معروضات سے اصل مقصود یہ

باقی ۔۔۔ ۲۶ پر

ختم نبوۃ

قیام امن میں حدود و تعزیرات کا کردار

دین اسلام دین فطرت، مکمل ضابطہ ہدایت اور مکمل ضابطہ حیات ہے جو نہ صرف انسانوں کو بلکہ روئے زمین پر موجود ہر ذی نفس کو اس کے حقوق کا تحفظ دے کر امن و سلامتی کی مضبوط ضمانت دیتا ہے، انسانوں کے حقوق کا تحفظ تو واضح بات ہے، جانوروں، پرندوں اور جنوں کے حقوق اور ان کی سلامتی کے متعلق ہدایات بھی اسلامی تعلیمات میں واضح طور پر موجود ہیں .... (مدیر)

پروفیسر اعجاز فاروق اکرم صاحب

اسلام دین امن ہے۔ یہ ایسی حقیقت ہے کہ اس سے اسلام کی چودہ سو سالہ قابل فخر تاریخ، قرآن کریم کی واضح تعلیمات، آنحضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کے ساتھ اس کے قوانین و ضوابط کی روشنی میں واضح دلائل بطور شہادت پیش کئے جاسکتے ہیں۔

امن و امان کی اہمیت اور ضرورت ہر ملت اور ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ کوئی حکومت معاشرہ، تہذیب اور قوم اس سے بے نیاز نہیں رہی کہ وہ امن و سلامتی کے تقاضوں کا ادراک نہ کرے۔ فساد اور بدامنی کسی بھی دور میں مستحسن نہیں رہے۔ یہ وہ واحد نکتہ ہے، جس پر ساری دنیا ہر دور میں یک زبان اور متحد رہی ہے۔ امن و سلامتی کے قیام کے لئے بے شمار کارروائیاں اور کوششیں عمل میں لائی گئیں اور بے پناہ جدوجہد کا سلسلہ جاری رہا، مگر دنیا آج کے اس ترقی یافتہ دور میں امن سے یکسر محروم ہے۔

دین اسلام واحد ضابطہ ہدایت ہے، جو نہ صرف انسانوں کو بلکہ روئے زمین پر موجود ہر ذی نفس کو اس کے حقوق کا تحفظ دے کر امن و سلامتی کی مضبوط ضمانت دیتا ہے۔ انسانوں کے حقوق کا تحفظ تو واضح بات ہے، جانوروں، پرندوں اور جنوں کے حقوق اور ان کی سلامتی سے متعلق ہدایات بھی اسلامی تعلیمات میں واضح طور پر موجود ہیں۔

اسلام امن و سلامتی کا سب سے بڑا علمبردار اور علمبردار ہے۔ امن و سلامتی اس کے نام کا بنیادی جزو اور واضح علامت ہے۔ اسلامی تعلیمات تین جہات سے نظام امن کے قیام میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ ایک طرف وہ انسانوں کے اخلاق کا تزکیہ اور تطہیر نفوس کی ہمہ پہلو تدابیر واضح کرتا ہے، تو دوسری طرف ایسی ہدایت دیتا ہے کہ جن پر عملدرآمد کر کے بگاڑ کے اسباب کی روک تھام کی جاسکتی ہے۔ جبکہ تیسری جانب تعزیرات کا ایسا موثر قانون نافذ کرتا ہے کہ اگر تمام اصلاحی و انسدادی تدابیر کے باوجود کہیں بگاڑ رونما ہو جائے تو اسے بہت زیادہ پھیلنے پھولنے اور پورے معاشرے اور افراد قوم کو اپنی لپیٹ میں لے لینے کی اجازت دینے کی بجائے فوری طور پر سختی کے ساتھ اس کا جڑوں سمیت تدارک کر دیا جائے۔

یہ امر ایک بدیہی حقیقت ہے کہ انسانی معاشروں میں کوئی معاشرہ ایسا نہیں، جہاں ہزار کوششوں اور اصلاحات کے باوجود جرائم کا ارتکاب نہ ہوتا ہو۔ ہر معاشرہ میں خیر کی قوتوں کے ساتھ ساتھ شر کی قوتیں بھی متحرک و سرگرم عمل رہتی ہیں، بلکہ جہاں خیر کی قوتیں زیادہ اور بھلائی کا چلن عام ہو، وہیں برائی اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ جتنے اور عام ہونے کی سر توڑ کوشش کرتی ہے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر اسلام نے یہ نقطہ نظر اپنایا ہے کہ جرائم کی مکمل بیخ کنی اگر ممکن نہیں تو حدود و تعزیرات، یعنی سزاؤں کے ذریعے انہیں اس حد تک کم کر دیا جائے کہ معاشرہ بحیثیت مجموعی بدامنی سے محفوظ رہ سکے۔

امن و سلامتی کا ضامن وہی قانون بن سکتا ہے کہ جس میں انصاف و عدل کے تمام تقاضے ملحوظ خاطر رکھے جائیں، نہ ہی اللہ کے حقوق کو نظر انداز کیا جائے، نہ جرم کا ارتکاب کرنے والے کے ساتھ زیادتی ہو اور نہ ہی جرم کا نشانہ بننے والے کی حق تلفی ہو۔ اسلام نے شرعی سزاؤں کا تعین کرتے ہوئے شک و شبہ سے بالاتر اور فوری انصاف کا نظام وضع کیا ہے۔

اسلامی شریعت کے مطابق مختلف جرائم پر دی جانے والی سزاؤں کو "حدود و تعزیرات" کہا جاتا ہے۔ حدود سے مراد وہ سزائیں ہیں جنہیں قرآن و حدیث نے واضح طور پر متعین اور ہمیشہ کے لئے طے کر دیا ہو اور ان میں کسی تبدیلی کی گنجائش موجود نہ ہو، ان میں حقوق العباد سے متعلق تمام جرائم شامل ہیں، جیسے قتل، زنا، چوری وغیرہ۔ دوسری نوعیت کے جرائم وہ ہیں جن کی سزائیں خود

ختم نبوۃ

شریعت نے مقرر کرنے کی بجائے معاشرہ اور اس کے اصحاب اختیار کو یہ فرض سونپا ہو کہ وہ حالات و ضروریات کے مطابق ان کا تعین اور ان میں رد و بدل کر سکیں۔

اسلام فقط سزائیں ہی تجویز نہیں کرتا بلکہ ان جرائم کے تمام ممکنہ راستوں کو بند اور اسباب کو جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ مثلاً فحاشی و عریانی، مخلوط محافل، نگاہ کے فتنے، بے پردگی وغیرہ جو زنا کے محرکات بنتے ہیں، ان سے باز رہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ زبان کا غلط استعمال، گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا جو قتل و غارت کا سبب بنتے ہیں، ان سے ابتداء ہی میں رک جانے کی ہدایت کرتا ہے۔ مال و دولت کی حرص، حقوق غصبی، معاشی ناہمواری، اسراف و تبذیر، نمود و نمائش جو چوری، ڈاکہ اور لوٹ مار کا باعث بنتے ہیں، ان سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اسلام نے قیام امن کے لئے متعدد ہدایات دی ہیں۔ ان میں یہ پہلو سب سے نمایاں ہے کہ ایسا ماحول، معاشرہ اور ذہن تشکیل دیا جائے، جہاں برائی سے نفرت اور جرم سے کراہت لوگوں کے شعور اور لاشعور میں بس جائے۔ لوگ نیکیوں اور بھلائیوں میں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوں۔ ظالم و مجرم کا ہاتھ روکنے والے، انہیں اپنے ہاتھوں، زبان یا احساسات کے ذریعے برا سمجھنے والے ہوں۔ یہی قیام امن کا پہلا نکتہ ہے جو اسلام نے اپنایا اور ہدایت فرمائی کہ "المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده" کہ "مسلمان تو وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔" یہی نہیں بلکہ امن و سلامتی کا جو بھی خواہشمند ہو اور ہاتھ بڑھائے، خواہ دوست ہو یا دشمن، اس کی صلح جوئی کے جذبے کا خیر مقدم کیا جائے اور اہل اسلام قیام امن عالم کے فروغ قیام اور فروغ میں اپنا کردار ادا کریں۔

اسلامی حدود و تعزیرات دراصل قیام امن میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ معاشرہ جہاں جرائم پھلتے پھولتے رہیں، مجرم دندناتے پھریں، مجبور و مقہور لوگ ظلم کا شکار ہوتے رہیں، مظلوم داد رسی سے محروم رہیں، کبھی اس معاشرے میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

اسلامی حدود و تعزیرات میں بلاشبہ سزائیں بہت کڑی ہیں، مگر ان کا فلسفہ یہی ہے کہ جرم کے تمام محرکات ختم کرنے کے باوجود اگر کوئی ارتکاب جرم کرے، تو اسے معاشرہ میں پھلنے پھولنے نہ دیا جائے۔ مثال کے طور پر قتل کی سزا کو لیجئے جو اسلام میں "قتل" ہے، جسے قصاص کہا گیا اور اسے انسانی معاشرہ کی زندگی قرار دیا گیا: "ولکم فی القصاص حیوة" (البقرہ: ۱۷۹) قتل کے معاملے میں مقتول کے خاندان کا مفاد اور زندگی یہ ہے کہ اس کی آتش انتقام فوری طور پر سرد ہو، اور وہ انتقام کے شعلوں میں سارے معاشرے کو نہ لپیٹ دے۔ معاشرہ کا مفاد یہ ہے کہ اہل معاشرہ مجرم کے خوف اور اس کی مزید مجرمانہ حرکتوں کے اندیشوں سے محفوظ رہیں اور معاشرے کے دیگر لوگ بھی ایسے ہی جرائم کے مرتکب نہ ہو جائیں، ملک کا مفاد یہ ہے کہ قتل و غارت گری کا بازار گرم نہ ہونے پائے، تاکہ امن و امان کا مسئلہ پوری قوم اور وطن کے سیاسی، معاشی، تہذیبی اور دفاعی مفادات کے لئے خطرہ اور نظام کو تہ و بالا کرنے کا باعث نہ بن جائے۔

اسلامی حدود و تعزیرات کے فوری نفاذ سے معاشرہ کے دیگر افراد عبرت حاصل کرتے ہیں، ان میں ارتکاب جرم کی جرأت باقی نہیں رہتی۔ مقتول اور مظلوم کے ورثاء اور خاندان والوں کا جذبہ انتقام سرد ہو کر مزید ہلاکتوں اور تباہیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر مجرم کو سزا نہ دی جائے یا وہ جرم کی ہولناکی کے مطابق نہ ہو، تب بھی معاشرہ میں فرسٹریشن اور بے اطمینانی جنم لیتی ہے۔ معاشرہ میں جرائم پیشہ افراد موجود ہوں، دندناتے پھریں یا انہیں جرم کی سزا نہ ملے، یا جرم سے کم سزا ملے تب بھی معاشرہ کا نظام معطل اور امن و امان کا تحفظ ناممکن ہو جاتا ہے۔

اسلامی حدود و تعزیرات میں ایک اور نمایاں چیز جو قیام امن و سلامتی میں معاون ثابت ہوتی ہے۔ وہ ہے بلاتفریق مقام و مرتبہ انصاف۔ شریعت اسلامی کی نظر میں ہر مجرم خواہ وہ کسی قبیلہ، برادری سے متعلق یا مقام و مرتبہ اور عہدہ و منصب کا حامل ہو برابر ہے۔ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے خاندان کی چور عورت کے حق میں سفارش پر نہایت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ارشاد ہوا: "اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کرتی تو اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیئے جاتے۔"

قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی حدود و تعزیرات پر عمل ہی امن و سلامتی کے قیام کا واحد راستہ اور ضامن ہے۔ ان حدود کی حفاظت اور پاسداری اہل ایمان کی نشانی ہے "والحافظون لحدود الله" (التوبہ: ۱۱۲)۔ ان سے تجاوز انسان کا خود اپنے اوپر ظلم کرتا ہے "ومن يتعد حدود الله فقد ظلم نفسه" (الطلاق: ۱) ان حدود کا عملی و اعتقادی انکار اہل کفر کی نشانی اور ان پر مظاہرہ تسلیم و رضا اہل ایمان کی علامت ہے۔

حدود اللہ کے سلسلہ میں اللہ و رسول کی اطاعت جنت میں داخلہ کا باعث ہے: "تلك حدود الله ومن يطع الله ورسوله يدخله جنات......" (النساء: ۱۳) اور حدود اللہ کے قیام میں لیت و لعل اور ہچکچاہٹ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے مصداق اور جہنم کی دائمی سزاؤں کا موجب ہے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

ختم نبوۃ

بقیہ: اداریہ

دعویٰ کہ دینی مدارس فرقہ وارانہ دہشت گردی کی تربیت دے رہے ہیں، محض ایک لغو اور بے بنیاد پروپیگنڈے سے زیادہ نہیں، یہ مریضانہ مذہب دشمنی کا شاخسانہ ہے اور اس سے محض امریکی اور مغربی ایجنڈے کی اندھادھند تکمیل کی جارہی ہے۔ حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ اس سلسلے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔ اگر کچھ فرقوں کے افراد باہم متحارب بھی ہیں تو انہیں اکٹھے بٹھاکر صلح کی فضا قائم کی جاسکتی ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ دہشت گردی میں عموماً پاکستان اور اسلام کی دشمن ایجنسیاں ملوث ہیں جو فرقوں کے باہمی اختلافات سے فائدہ اٹھاکر انہیں ہر صورت باہم لڑاکر خانہ جنگی کا ماحول پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ اس سازش کو بے نقاب کرنے کی ضرورت ہے۔ اس راہ پر بصیرت سے چلا گیا تو ملک امن وترقی کا گہوارہ بن جائے گا ورنہ تاریخ گواہ ہے کہ امریکی ایجنڈے پر چلنے والے حکمرانوں کے ہاتھ پہلے کچھ آیا ہے نہ آئندہ آئے گا۔ (انشاءاللہ)

بقیہ: تعزیرات

آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک اور بعد کے زمانوں میں جہاں اسلامی حدود تعزیرات کا نفاذ ہوا یا آج بھی جن ممالک میں اسلامی حدود و تعزیرات نافذ ہیں، امن و سلامتی کا ایسا دور دورہ کھائی دیتا ہے کہ عدل وانصاف کا قیام، جرائم کی نہ ہونے کے برابر شرح اور جان، مال، عزت و آبرو کا تحفظ وہاں نمایاں اور تاریخ کا سنہری باب ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ حدود و تعزیرات کو پورے ایمان و یقین اور تمام ضابطوں کی پابندی کے ساتھ فوری نافذ کیا جائے تو ہمارا معاشرہ خود ہمارے اور دنیا بھر کے لئے مکمل امن و سلامتی کا نمونہ بن سکتا ہے۔

بقیہ: بڑا اجتماع

دیش، پاکستان سمیت متعدد ممالک کے مندوبین اور اسکالرز نے شرکت کی۔ واضح رہے کہ یہ کانفرنس یورپ میں مسلمانوں کے سب سے بڑے مذہبی اجتماع ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی شہرت کی حامل ہے۔ کانفرنس میں بیس ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت یونیورسٹی آف اسلامک سائنسز کے چانسلر اور جامعہ الازہر قاہرہ کے فاضل ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے کی۔ قبل ازیں کانفرنس کا آغاز جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاذ القراء قاری عبدالملک کی تلاوت سے ہوا۔ کانفرنس کے انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ اور جمعیت علمائے برطانیہ کے رضاکاروں نے انجام دیئے۔ کانفرنس کے دو سیشن منعقد ہوں گے۔

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی اہلیہ کی وفات پر بھکر کے جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی، دلے والا یونٹ کے صدر مولانا محمد مختار عثمانی، محمد حسین شاہد، عبدالمجید ساجد، عبدالغفور میرانی، میاں محمد رانجھا، محمد نصر اللہ جٹ، ندیم بشیر صدیقی، محمد شفیع، قمرالدین اعوان، محمد اشرف ثاقب، عبدالقیوم انجم، اور دلے والا پریس کلب کے صدر شاہنواز ارشد نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کے لئے بلندیٔ درجات کی دعا کی کہ اللہ رب العزت مرحومہ کے درجات عالیہ کو مزید بلند فرمائے۔ (آمین)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی فون: ۷۳۵۵۷۳

ABDULLAH SATTAR DINA & SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No. 85, Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi. Phone: 745543

امریکہ اور مغرب صرف جہاد کے نہیں بلکہ اسلام کے بھی مخالف ہیں

جہاد کی آڑ میں اسلام کو ختم کرنے کے امریکی اور یورپی عزائم کامیاب نہیں ہوں گے

علمائے کرام، مندوبین اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں کا پندرھویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس سے خطاب

پندرھویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کے دوسرے سیشن سے خطاب کرتے ہوئے دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے علمائے کرام، اسکالرز، مندوبین اور مختلف دینی جماعتوں کے رہنماؤں رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر صالح عبداللہ العبید، جمعیت علمائے ہند کے امیر مولانا سید اسعد مدنی، جمعیت علمائے برطانیہ کے سیکریٹری جنرل مفتی محمد اسلم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امریکہ کے امیر مولانا فیض علی شاہ (کیلی فورنیا، امریکہ)، قاری خلیل احمد بدحانی، مفتی محمد جمیل خان، قاری اسمٰعیل رشیدی، حافظ عبدالقیوم نعمانی، مفتی خالد محمود، مولانا سلیم دھورات، قاری احمد عثمان ایڈووکیٹ، طٰہ قریشی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم حکمرانوں نے اگر این جی اوز کی آڑ میں قادیانیت، عیسائیت کا راستہ نہ روکا تو تاریخ ان کو کبھی معاف نہیں کرے گی اور وہ وقت دور نہیں جب انڈونیشیا کی طرح دیگر اسلامی ممالک میں بھی قادیانی اور عیسائی ریاستیں قائم کر دی جائیں۔ بنگلہ دیش میں تقسیم پاکستان کے وقت صرف چند ہزار عیسائی تھے، لیکن آج این جی اوز کی تبلیغی سرگرمیوں کی بدولت ان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ امریکہ اور مغرب صرف جہاد کے مخالف نہیں بلکہ وہ جہاد کے ذریعہ اسلام کی بالادستی سے بھی خوفزدہ ہیں۔ اس لئے ان کی خواہش ہے کہ وہ روئے زمین پر سے اسلام کے وجود ہی کو مٹا دیں، مگر اب امت مسلمہ کے نوجوان بیدار ہو چکے ہیں۔ جب تک ایک مسلمان نوجوان بھی باقی ہے ان کی یہ خواہش پوری نہیں ہوگی۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو شہید کر کے اگر قادیانی یا اسلام دشمن قوتیں یا منافقین کا ٹولہ یہ سمجھنے لگا ہے کہ اب پاکستان یا دنیا بھر میں قادیانیت کو فروغ ملے گا تو یہ ان کی بھول ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے کروڑوں پیروکار قادیانیوں کی ہر سازش کو ہر سطح پر ناکام بنادیں گے۔ اب گلی گلی عقیدۂ ختم نبوت اور جہاد کی باتیں ہوں گی۔ اگر حکومت پاکستان نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کو گرفتار نہ کیا تو ہم یہ سمجھیں گے کہ حکومت پاکستان نے ان کو شہید کرایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت برطانیہ اگر مولانا فضل الرحمٰن کو اس لئے ویزہ نہیں دیتی کہ وہ امریکہ کے ناپاک عزائم اور این جی اوز کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچا رہے ہیں تو اس کا یہ فعل قابل مذمت ہے۔ ایسی صورت میں علمائے کرام مجبور ہوں گے کہ وہ برطانیہ سے آنے والے پادریوں کے گروپوں کو ویزہ نہ دینے کے لئے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالیں۔ مقررین نے قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر کی جانب سے قادیانیوں کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر کئے گئے جھوٹے دعووں کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایک ارب بیس کروڑ مسلمان قادیانیوں کو مسترد کر چکے ہیں اور انشاءاللہ اگلی صدی اسلام کے غلبہ کی صدی ہوگی۔

○

بقیہ: صفحہ 15

کے امیر مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی، جامعہ محمودیہ کے مہتمم مولانا عبدالقیوم نعمانی، مولانا محمد اکرم طوفانی، جمعیت علمائے برطانیہ کے مولانا عبدالرشید ربانی، مفتی محمد اسلم، مولانا محمد اسلم زاہد، حافظ اکرام، مولانا قاضی احسان احمد، جمعیت علمائے اسلام سندھ کے امیر مولانا عبدالکریم عابد، خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ مولانا انوار الحق، محمد سلمان، محمد عامر بن مولانا محمد طاسین، قاری محمد اسماعیل رشیدی، مولانا محمد سلیم دھورات، مولانا محمد حسن، مولانا محمد یوسف متالا، مولانا امداداللہ قاسمی، مولانا اسداللہ طارق، مولانا فیض علی شاہ امریکہ، مفتی خلیق احمد اخون، مولانا محمد طٰہ رحمانی وغیرہ کو مدعو کیا گیا ہے۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رضاکار مولانا عزیز الرحمٰن کراولے، حافظ اکرام الحق ربانی، قاری محمد ہاشم، قاری عبدالمالک، حافظ شبیر احمد، مولانا ہارون گجراتی، مولانا عزیز الحق، مولانا شمس الحق مشتاق، سید عمران ذکی، فیروز احمد، حاجی عبدالرحمٰن افضل، منیب الرحمٰن، محمد نعمان، جمعیت علمائے برطانیہ کے رضاکار مولانا محمد سلیم، پیر محمد انور، حافظ محمد اظہر، مولانا عبدالقادر، حاجی محمد معصوم، حاجی خان اکبر، مولانا گل محمد، قاری قمر الزماں، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، محمد اشفاق، مولانا خورشید، مولانا عزیز الرحمٰن توحیدی، حاجی سرور، سید حسن شاہ، حاجی شیر افضل اور دیگر رضاکار خدمات انجام دیں گے۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مفتی محمد جمیل خان، مولانا احمد عثمان ایڈووکیٹ، مولانا منظور احمد الحسینی اور طٰہ قریشی انجام دیں گے۔

REGD. NO. SS-162

الدین النصیحۃ

مبین ٹرسٹ

Mubeen Trust

WAQAF

مبین ٹرسٹ

پوسٹ بکس نمبر

اسلام آباد پاکستان

☎ 255394 FAX : 250055